ترا ہنسنا قیامت ہے

(طنز و مزاح)

اسد جعفری

urdukutabkhanapk.blogspot

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

تِرا ہنسنا قیامت ہے

اُردو کُتب خانہ پی کے
urdukutabkhanapk.blogspot

اسد جعفری

ماورا

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

باذوق لوگوں کے لیے
ہماری کتابیں
خوبصورت کتابیں

ترئین واہتمام اشاعت

خالد شریف

All rights of Text & Layout reserved.
No part of this book may be produced without permission otherwise legal proceeding shall be initiated.

ضابطہ

بار اوّل	:	جنوری ۲۰۰۵ء
سرورق	:	جاوید اقبال کارٹونسٹ
کمپوزنگ		ماورا کمپوزنگ
ناشر		ماورا پبلشرز لاہور
طابع		شرکت پرنٹنگ پریس لاہور
قیمت	:	-/250 روپے

خوبصورت کتب کی اشاعت کیلئے رابطہ

MAVRA BOOKS
60-The Mall, Lahore.
Ph: 6303390 - 6304063
Mob: 0333-4224788
E-mail:mavrabooks@yahoo.com

۱۳۷۔ کُتّے ' ۱۲۳
۱۳۸۔ آسیب ' ۱۲۳

مزاحیہ غزلیات

۱۳۹۔ جب سے اس نے مجھے داماد بنا رکھا ہے ' ۱۲۷
۱۴۰۔ شیخ رندوں کا طرفدار بھی ہوسکتا ہے ' ۱۲۹
۱۴۱۔ کسی کی بے نیازی کی فراوانی نہیں جاتی ' ۱۳۱
۱۴۲۔ وہ میرا بھٹہ بٹھا رہے ہیں میں ان کا بھٹہ بٹھا رہا ہوں ' ۱۳۳
۱۴۳۔ دوست بن کر بھی نہیں ساتھ نبھانے والا ' ۱۳۴
۱۴۴۔ آ رہا ہے اے مری محبوب دورِ احتساب ' ۱۳۵
۱۴۵۔ تو دل نہ سہی مل ہی لگانے کے لئے آ ' ۱۳۶
۱۴۶۔ ہم فراغت میں یہی کام کیا کرتے ہیں ' ۱۳۷
۱۴۷۔ یہ گندم کے لئے جو ہر جگہ فریاد و نالہ ہے ' ۱۳۸
۱۴۸۔ کیسے کیسے راستوں میں دل کو ترسانا پڑا ' ۱۴۰
۱۴۹۔ ہماروں اور تمہاروں کو بڑی تکلیف ہوتی ہے ' ۱۴۲
۱۵۰۔ ایک اِک لمحے کو اپنے رائیگاں کرتے رہے ' ۱۴۳
۱۵۱۔ عجب انصاف ہے لیلیٰ کو بس سمجھایا جاتا ہے ' ۱۴۵
۱۵۲۔ بھلکڑ ہوں غمِ دل کا فسانہ بھول جاتا ہوں ' ۱۴۷
۱۵۳۔ گرفتارِ عیادت کو شفا اچھی نہیں لگتی ' ۱۴۹
۱۵۴۔ جیب میں پیسے بغل میں یار ہونا چاہیے ' ۱۵۱
۱۵۵۔ شعر گوئی دل کا وہ سامان ہے ' ۱۵۳
۱۵۶۔ ترے اندر مروڑ سا کیا ہے ' ۱۵۵
۱۵۷۔ جو کہہ رہے ہیں کھلاؤ کہ عید کا دن ہے ' ۱۵۶
۱۵۸۔ جب قمر نامی حسینہ پر نظر کرتا ہوں میں ' ۱۵۷
۱۵۹۔ ہم تو کرتے ہی نہیں تکرار اُٹھتے بیٹھتے ' ۱۵۹

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

۱۶۰۔ یہ ضروری تو نہیں قیس کی تقلید کریں ' ۱۶۱

۱۶۱۔ سب کسانوں کو ہے شکوہ کھاد نے مروا دیا ' ۱۶۲

۱۶۲۔ اس کا ہر انداز دل پر صورتِ نشتر لگا ' ۱۶۴

۱۶۳۔ پیروں کے مکاں اور نگر اور طرح کا ' ۱۶۶

۱۶۴۔ صرف ہیں ہمدردیاں اپنی زبوں حالی کے ساتھ ' ۱۶۸

۱۶۵۔ زمانہ کار کا ہے اور ہم بیکار بیٹھے ہیں ' ۱۷۰

۱۶۶۔ جب سے میں مقبول ہوا ہوں ان کی مست نگاہوں میں ' ۱۷۲

۱۶۷۔ سنا ہے گھپ اندھیرا ہے ادھر پچھلے محلے میں ' ۱۷۳

۱۶۸۔ جب سے وہ سٹم میں نوکر ہو گیا ' ۱۷۵

۱۶۹۔ سیٹھ انلم ٹیلس کے چلر میں چلرایا گیا ' ۱۷۶

۱۷۰۔ ہو گئے زیرِ بار ہم جیسے ' ۱۷۷

۱۷۱۔ نہ پوچھو قیس نے حاصل کیسے رسائی کی ' ۱۷۹

۱۷۲۔ جب میں نے اس کی دید کو مقصد بنا لیا ' ۱۸۱

۱۷۳۔ نہ اب آنے کا موسم ہے نہ اب جانے کا موسم ہے ' ۱۸۲

۱۷۴۔ دلوں میں جاگزیں موجِ رقابت ایک جیسی ہے ' ۱۸۴

۱۷۵۔ وہ جفا کر بھی پھر کل اک مہربانی کر گیا ' ۱۸۶

۱۷۶۔ صرف اپنے شہر کی آب و ہوا خاص نہیں ' ۱۸۷

۱۷۷۔ وہ قاتل ہیں مگر چارہ گری کی بات کرتے ہیں ' ۱۸۹

۱۷۸۔ لوگ تو کاروبار کرتے ہیں ' ۱۹۰

۱۷۹۔ تھا کہاں کا اور کہاں سے مل گیا ' ۱۹۱

۱۸۰۔ اُڑا کر لے گئی اُن کو سیاست کی ہوا باہر ' ۱۹۲

اُردو کُتب خانہ پی کے
urdukutabkhanapk.blogspot

قہقہوں کا نور

اسد جعفری کے ہر شعر میں مزاح کی بھرپور چاشنی' چست تراکیب' ندرتِ خیال اور پھر اُس پر اتنی پابند شاعری۔

آپ کی شاعری نے میری شاموں کی رونق کو تو دوبالا کر ہی دیا ہے لیکن مزاحیہ ادب کو جو نکھار دیا ہے وہ قابلِ تحسین ہے۔

آپ نے مسکراہٹوں اور قہقہوں کا جو نور بکھیرا ہے وہ دکھی انسانیت پر بہت بڑا احسان ہے۔

خداوند آپ کو اس کا اجر دے۔ آمین۔

مسعود خاں

ڈائریکٹر جنرل وزارت خارجہ اسلام آباد

ترجمان وزارتِ خارجہ حکومت پاکستان

اُردو کُتب خانہ پی کے
urdukutabkhanapk.blogspot

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اسد جعفری/سوچی ہوئی مسکراہٹوں کا شاعر

پاکستان کے ادبی منظرنامے میں مزاحیہ شاعری کے حوالے سے دبستانِ اسلام آباد ایک خاص مقام رکھتا ہے۔ حضرت ضمیر جعفری اور ان کے بعد انور مسعود، سرفراز شاہد اور ڈاکٹر انعام الحق جاوید کے شعری مجموعے ہماری طنزیہ اور مزاحیہ شاعری میں اپنا ایک نمایاں اور منفرد مقام رکھتے ہیں۔ اسد جعفری کا پیشِ نظر مجموعہ اس خزانے میں ایک گراں قدر اضافہ ہے۔ یوں تو ادبی حلقوں میں انہیں ایک طویل عرصے سے ایک خوش فکر و خوش بیاں شاعر کی حیثیت سے جانا پہچانا جاتا ہے۔ مگر یہ کتاب ایک تازہ، مستند اور معتبر گواہی کے طور پر سامنے آ رہی ہے تو تخلیقی شخصیت کے نئے پہلو سامنے آئیں گے۔ زبان و بیان پر دسترس اور موضوعاتِ شعر کا تنوع اور طبیعت کی نکتہ سنجی و ہنر آفرینی تصدیق کرتی ہے کہ اسد جعفری کا شعری سفر ایک طویل عمر کی تخلیقی وابستگی کا ثمر ہے۔ صاحبِ علم اور اہلِ خبر و نظر کسی بھی صنف میں اپنے تخلیقی جوہر کا اظہار کریں ان کی بصیرت ایک ایک لفظ، ایک ایک مصرعے، ایک ایک شعر اور ایک ایک نظم میں اپنا اثبات کرتی نظر آتی ہے۔ اسد جعفری کی شاعری پڑھی جائے تو قدم قدم پر ان کا مضمون، ان کا خیال اور ان کا اسلوب آپ کو اپنی جانب متوجہ کرتا نظر آئے گا۔

مزاح جیسی مشکل صنف میں جہاں اچھے اچھوں کا سانس پھول جاتا ہے۔ اسد جعفری کا مجموعہ نشاط و انبساط کے شگفتہ و شاداب موسموں کی بشارت دیتا ہے۔

سوچتی ہوئی مسکراہٹیں اور مسکراتی ہوئی سوچ میری کمزوری ہیں اور اسی لئے تو مجھے اسد جعفری کی شاعری پسند ہے۔ آپ پڑھیں گے تو مجھے یقین ہے کہ آپ کو بھی یہ نظمیں پسند آئیں گی

افتخار عارف

اسلام آباد

اُردو کُتب خانہ پی کے
urdukutabkhanapk.blogspot

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اسد جعفری/ ایک کم یاب مزاح نگار

کہتے ہیں تین چیزیں چھپی نہیں رہتیں:

(1) ایک تو عشق ہے — اس کی تردید کون کرسکتا ہے۔

(2) دوسری چیز آگ ہے — جو دن کو دھوئیں سے اور رات کو روشنی سے پہچانی جاتی ہے۔

(3) اور تیسری چیز شاعر ہے — بات کرے پہچانا جائے۔

حیران ہوں کہ اسد جعفری اتنی دیر کہاں چھپے رہے۔ لیکن چھپے بھی کہاں رہے، چھپا ہوا تو وہ ہوتا ہے جس کا کلام ڈاکٹر انور سدید کی نظر سے نہ گزرے، ڈاکٹر موصوف ان کے بارے میں لکھتے ہیں:

> ''خالص مزاح کی کم یاب شخصیت ہیں ان کی انفرادیت ماحول کی تصویر کشی میں ہے۔ ساہیوال، ہمسائی اور شوہر کی فریاد جیسی نظموں میں ٹائپ کرداروں سے مزاح پیدا کیا ہے۔''

اس اقتباس کی روشنی میں بجا طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس دور کی زعفرانی اردو شاعری کے نمائندے ماشاءاللہ تین جعفری ہیں۔ سیّد محمد جعفری، سیّد ضمیر جعفری اور اسد جعفری اور ''ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است'' اور یہ واقعہ ایسے اچنبھے کا بھی نہیں۔ مزاح نگاری کے میدان میں اگر ایک

گروہِ عسکریاں ہوسکتا ہے تو ایک حلقۂ جعفریاں بھی ہے۔

اسد جعفری اب پردۂ اخفا میں ہرگز نہیں ہیں۔ باقاعدہ منصۂ شہود پر ہیں، ادبی رسالوں میں بھی دکھائی دیتے ہیں اور ٹی وی کے مزاحیہ مشاعروں میں بھی۔ ایک استاد بھی ہیں اور ایک سخنور بھی۔ بلکہ یوں کہیے کہ ایک استاد شاعر ہیں۔

اسد جعفری عمر بھر درس و تدریس سے وابستہ رہے۔ وہ ایک ماہر تعلیم اور صاحب مطالعہ شخصیت ہیں۔ ان کے کلام کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ غالب اور اقبال کے علاوہ انہوں نے اردو فارسی کے مشاہیر شعراء کو بڑی دقت نظر سے پڑھا ہے۔ بلکہ مجھے تو بڑی حیرت ہوئی کہ انہوں نے اپنی نظم مشورہ میں بڑی بے ساختگی کے ساتھ ایک پورے کا پورا مصرع عربی میں کہہ دیا:

الاماں و الغیاث و الحفیظ و الحذر

میں سمجھتا ہوں کہ اسی مطالعے کی بنیاد پر ان کے یہاں بڑی فنی مشاقی اور چابکدستی دکھائی دیتی ہے۔ ان کی تراکیب کی ندرت، زبان و بیان اور اظہار پر ان کی دسترس کا بیّن ثبوت ہے۔ ان نادر ترکیبوں کے کچھ نمونے ملاحظہ فرمایئے:

رمز آشنائے نکہتِ گلزار، شاخِ تجاہل، سرورِ خلوص، تلخیٔ کربِ مسلسل، غریقِ نکتہ چینی، ناواقفِ خندہ جبینی، رہینِ استفادہ اور واصلِ تعجیل۔ اس آخری ترکیب کی ترکیبِ استعمال ایک ایکسپریس ٹرین میں دیکھئے۔

سکونِ قلب اپنا واصلِ تعجیل کر بیٹھے
کئی خوش بخت اپنی بیویاں تبدیل کر بیٹھے

یہ بات بھی انتہائی قابلِ ذکر ہے کہ اسد جعفری نے زیادہ تر اُس صنف کو مزاح آفرینی کے لئے استعمال کیا ہے جو مرثیے کے لئے مخصوص ہے۔ مزاح نگاری میں مسدّس کا یہ کامیاب اور وافر تجربہ میں نے اسد جعفری سے پہلے سیّد محمد جعفری کے ہاں دیکھا ہے۔ اسد جعفری کی نظمیں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

''میں شاعر ہوں' پیشہ ور ممتحن' مغل کی کار' ایکسپریس ٹرین' بگڑا ٹی وی' شکوہ اور پی ٹی وی نشریات''
اس کی عمدہ مثالیں ہیں۔ بگڑا ٹی وی کا ایک بند ملاحظہ کیجئے۔

کسی ماہر سے اس کی حشر سامانی نہیں جاتی
کوئی بھی رمز اس کم بخت کی جانی نہیں جاتی
بصد کوشش بھی دھبوں کی فراوانی نہیں جاتی
جبھی تو شکل کوئی مجھ سے پہچانی نہیں جاتی
جدا میری قیاس آرائی سے ہر اہل فن نکلا
میں جس کو ریشماں سمجھا تھا وہ مہدی حسن نکلا

میں ڈاکٹر انور سدید کی بھرپور تائید کروں گا کہ صورتحال کا مزاح پیدا کرنے میں اسد جعفری اپنی ایک انفرادیت رکھتے ہیں اور میں مزید یہ بھی کہوں گا کہ مبالغہ آرائی کے حربے کو انہوں نے بڑے سلیقے سے برتا ہے۔ انہوں نے منحنی لکیروں یعنی الفاظ سے انتہائی خندہ آور کارٹون بنائے ہیں۔ وہ خود بھی ممتحن رہے ہیں اور ہمارے ملک کے امتحانی نظام کی خرابیوں سے پوری واقفیت رکھتے ہیں۔ پیشہ ور ممتحن اس سلسلے میں ان کی نجی تجربے پر مبنی ایک مثالی نظم ہے۔ یہ نظم ایک ایسا آئینہ ہے جس میں ہمارے نظام امتحان کے سارے دُکھتے ہوئے پہلو دکھائی دیتے ہیں صرف ایک پہلو کا نظارہ کیجئے۔

مری بیوی ہی اب پرچوں کا ستیاناس کرتی ہے
جو وہ تھک جائے تو یہ کام میری ساس کرتی ہے
کسی کو فیل کرتی ہے کسی کو پاس کرتی ہے
نہ میں احساس کرتا ہوں نہ وہ احساس کرتی ہے
غرض اس سے نہیں ہے کس کا مستقبل اُجڑتا ہے
کسی کے فیل ہونے سے ہمارا کیا بگڑتا ہے

اسد جعفری کی نظموں کا آخری حصہ بالعموم ایک شگفتہ تاثر سے لبریز ہوتا ہے مثال کے طور پر ''میں شاعر ہوں'' اس تغمین پر ختم ہوتا ہے۔

طبیعت اب تو ہے آمادۂ ترکِ غزلخوانی
''چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی''

اور ''مرغ مرحوم'' کا اختتامی شعر دیکھئے۔

''دوست غم خواری میں میری سعی فرمائیں گے کیا''
ایک اِک مرغا اُٹھا کر گھر سے لے آئیں گے کیا

میں سمجھتا ہوں کہ بیانیہ تواتر میں اسد جعفری کے جوہر خوب کھلتے ہیں اور ان کے ہاں مزاح ناب (Pure Humour) کے بھی بڑے خوبصورت نمونے ملتے ہیں۔ چند شعر۔

دیوارِ یار اب بھی نہ سر ہو سکی اسد
اب کے بھی ہوتے ہوتے مرا کام رہ گیا
دربانِ روسیہ نے مری ٹانگ کھینچ لی
دو چار ہاتھ جب کہ لبِ بام رہ گیا

فقط بیمار ہی آتے نہیں ہیں ہاسپٹل میں
جو صحت مند ہیں وہ بھی رہینِ استفادہ ہیں
یہ فیضانِ نظر ہے یا عیادت کی کرامت ہے
کہ بیماروں سے نرسوں کے ملاقاتی زیادہ ہیں

کر دیا تفریق نے ماحول کو زیر و زبر
ضرب میں شدت نہیں دم ہے مگر تقسیم میں
ڈگریوں میں بھی نہیں ہے اب وہ پہلی سی کشش
ایسا لگتا ہے ملاوٹ ہے کہیں تعلیم میں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اب غزل کے شعر ۔

مٹا لوں بھوک میں اِک گندمی چہرے کو تکنے سے
یہی گندم کی کم یابی کا میں نے حل نکالا ہے

چارہ گر کو نہ سنا اپنے مرض کا قصہ
تیری باتوں سے وہ بیمار بھی ہو سکتا ہے

جواں بیٹے کے معمولات نظروں میں کھٹکتے ہیں
مگر اپنی جوانی کا زمانہ بھول جاتا ہوں

اپنے اِک حاسد پڑوسی کو جلانے کے لئے
عید کے دن مجھ کو اپنے گھر میں ممیانا پڑا

اسد میں جب کبھی بیگم سے ہنس کر بات کرتا ہوں
تو اس کے رشتہ داروں کو بڑی تکلیف ہوتی ہے

مجھ سے اگر پوچھا جائے کہ اسد جعفری کی مزاح گوئی کا موضوع کیا قرار پاتا ہے تو ایک لفظ ''بگاڑ'' اس سوال کا جامع جواب ہے۔ بگڑی کار' بگڑا ٹی وی' بگڑی بیوی' بگڑا شاعر' بگڑا ڈاکٹر' بگڑا الیکشن' بگڑی سڑکیں' بگڑا بازار (مہنگائی اور ملاوٹ وغیرہ) اور بگڑی سیاست۔ گویا ہمارے پورے معاشرے میں جو فساد اور بگاڑ سرایت کئے ہوئے ہیں اسد جعفری کی منظومات اس کا بھرپور منظر نامہ پیش کرتی ہیں۔ اسد جعفری نے اسی بگاڑ کے رونے کو مسکراہٹوں کی صورت میں پیش کیا ہے۔

قارئین! میں اس تعارف کو اسد جعفری کی ایک غزل کے مقطع پر ختم کرتا ہوں ۔

مزاح و طنز کا جب تذکرہ ہوتا ہے محفل میں
تو اربابِ ظرافت جعفری کی بات کرتے ہیں

سیّد محمد جعفری اور سیّد ضمیر جعفری کے بعد اربابِ ظرافت میں اس جعفری کا موضوعِ گفتگو بننا بلاشبہ ان کے ظرافت مندانہ کلام کی اہمیت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

بات یہیں سے شروع ہوئی تھی کہ شاعر نہفتہ نہیں رہ سکتا اور پھر اس کا سخن شستہ اور شگفتہ بھی ہو تو وہ موضوعِ سخن کیوں نہیں بنے گا۔

میں اس مجموعے کی اشاعت پر اسد جعفری اور اربابِ ذوقِ ظرافت کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

انور مسعود
اسلام آباد

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اسد جعفری کا سخنِ تبسم

میری دانست میں بہترین ظریفانہ شعر وہ ہے جو نہ صرف قاری یا سامع کے چہرے پر تبسم کے نقوش اُبھارے بلکہ ذہنوں پر بھی گہرے تاثرات چھوڑے۔ اسدؔ جعفری کی شاعری میں یہ دونوں خوبیاں بدرجۂ اتم پائی جاتی ہیں۔ انہوں نے معاشرے کی کمزوریوں' کجیوں اور ناہمواریوں پر جس شگفتہ انداز میں تنقید کی ہے وہ انہیں کا حصہ ہے۔ اس کا ثبوت ان کے مجموعۂ کلام 'تِرا ہنسا قیامت ہے'' سے ملتا ہے۔

ع مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید

اسدؔ جعفری نے اپنی شاعری کے ذریعے ڈیپریشن زدہ اور مسائل میں اُلجھے ہوئے لوگوں کو یہ احساس دلایا ہے کہ ہجومِ غم میں بھی مسکرایا جا سکتا ہے' قہقہہ لگایا جا سکتا ہے۔ وہ معاشرے کو صحتمند دیکھنا چاہتے ہیں۔ جبھی ان کے طنز میں اصلاحِ حال کا پُرخلوص مقصد چھپا ہوا ہے۔ ان کی شاعری شگفتگی اور فنی پختگی کا حسین امتزاج ہے۔ وہ قادرالکلام شاعر ہیں۔ ان کے مصرعے کسے ہوئے اور ظرافت کی خوشبو میں بسے ہوئے ہوتے ہیں۔

غرضیکہ یہ مجموعۂ کلام مسکراہٹوں کا صحیفہ ہے۔ جو ہمارے فکاہی ادب کو مزید ثروت مند بنا دے گا۔

سرفراز شاہد

آپ سے باتیں

شاعر کے شب و روز کے بارے میں جاننے اور اُس کے خیالات و نظریات سے آگہی حاصل کرنے کے لئے اس کا کلام پڑھ لینا کافی ہے۔ بایں ہمہ اس کے قارئین اس کے بارے میں اور بھی بہت کچھ جاننا چاہتے ہیں۔ میرے قارئین مجھ سے میری شاعری کی شروعات سے متعلق اکثر سوال کرتے رہتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ میری طبیعت بچپن سے ہی شعر و سخن کی طرف مائل تھی' میں اپنے طالب علمی کے زمانے میں ٹوٹے پھوٹے شعر موزوں کرتا رہتا تھا' میرے اشعار موضوع کے اعتبار سے سنجیدہ ہوتے تھے۔

میں نے اپنی پہلی مزاحیہ نظم ''ہمارے مانیٹر'' کے عنوان سے کہی۔ جب وہ نظم ہمارے کلاس مانیٹر کی نظر سے گزری تو وہ عالمِ غیض و غضب میں مجھے ہیڈ ماسٹر محترم مہدی حسین خان پرواز کے پاس لے گیا' میری نظم ان کو دیتے ہوئے بولا ''سر دیکھئے اس نے میرے خلاف یہ نظم لکھی ہے''۔ خان صاحب جو ایک باکمال منتظم' فاضل ماہرِ تعلیم اور خوش گلو شاعر بھی تھے میری نظم پڑھ کر مسکرائے اور مانیٹر سے کہنے لگے کہ تمہیں تو مجھے مبارکباد دینا چاہیے تھی کہ میرے ادارے کا ایک طالب علم مزاح نگار بھی ہے تم اسکے برعکس شکایت لے کر آ گئے ہو' تم جا سکتے ہو۔ مانیٹر تو شرمندہ ہو کر چلا گیا لیکن خان صاحب نے مجھے اپنے پاس بٹھا لیا۔ میرے لئے چائے منگوائی اور دیر تک مجھ سے مزے مزے کی باتیں کرتے رہے۔ اس ادارے کی تاریخ میں چشمِ فلک نے یہ روح پرور منظر پہلے نہیں دیکھا تھا کہ کسی سربراہِ ادارہ نے اپنے کسی شاگرد کو اس محبت سے چائے پیش کی ہو۔ خان صاحب کی اس بے بدل پدرانہ شفقت سے میرے اِس یقین کو مزید تقویت ملی

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

کہ میں سنجیدہ شاعری کے ساتھ ساتھ مزاحیہ شاعری بھی کرسکتا ہوں۔

اس زمانے میں ہمارے شہر میں باقاعدگی سے طرحی مشاعرے برپا ہوتے تھے۔ میں بھی خان صاحب کے حکم پر ان مشاعروں میں شرکت کرنے لگا' اس دوران مجھے خان صاحب کی دلجوئی کے پہلو بہ پہلو رہنمائی بھی حاصل ہوتی رہی۔

سکول سے کالج تک کے دَور میں میری زیادہ تر توجہ سنجیدہ غزل اور گیتوں تک محدود رہی۔ فارغ التحصیل ہونے کے بعد اپنے دَورِ ملازمت میں میں نے اپنے ایک عزیز ترین دوست عبدالغنی مغل کی کار پر ایک مزاحیہ نظم مغل کی کار کے عنوان سے کہی جسکو بے پناہ مقبولیت حاصل ہوئی۔ اپنی اس نظم کی ہمہ گیر پذیرائی سے میرے اندر کے مزاح نگار کو بے پناہ حوصلہ ملا' میں نے باقاعدگی سے مزاحیہ نظمیں لکھنے کا سلسلہ شروع کر دیا جو مزاحیہ ادب کے پرچوں میں تسلسل سے شائع ہوتی رہیں۔

اپنے قارئین کے ایک مخصوص استفسار کے جواب میں یہ ضرور کہوں گا کہ میری شاعری محبت میں ناکامی' کیفیتِ کیف وسرور' زندگی کے کسی گوشۂ نشاط یا جغرافیائی طربناکیوں کی پیداوار نہیں بلکہ میری موزونیتِ طبع' تحریکِ وجدان' معاشرے کی بگڑتی ہوئی صورتحال اور میرے اپنے ذاتی دکھوں کا نتیجہ ہے۔

ہر شاعر اپنی تمام تر ادبی اور شعری صلاحیتوں کے باوجود معیاری مزاحیہ ادب تخلیق نہیں کرسکتا۔ یہ خزانہ اُن دردمند شاعروں کے پاس ہوتا ہے جن کا دل ذاتی اور کائناتی زخموں سے مالا مال ہو۔ ملک کے ممتاز مزاح نگار جناب انور مسعود فرماتے ہیں کہ مزاح نگار مکئی کے اُس دانے کی طرح ہوتا ہے جو جلتی ہوئی ریت کی بھٹی میں گر کر کھل اُٹھتا ہے۔

میں تقریباً چالیس سال سے نہایت سنجیدگی سے ''غیر سنجیدہ'' شاعری کر رہا ہوں یہ الگ بات ہے کہ اربابِ دانش وبینش میری غیر سنجیدہ شاعری کو انتہائی سنجیدہ شاعری سمجھتے ہیں۔

مزاح میرے مزاج کا حصہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دورانِ گفتگو احتیاط کا دامن ہاتھ سے چھوٹ جاتا ہے اور میں صورتحال کی سنجیدگی کو زیادہ دیر تک قائم نہیں رکھ سکتا۔ مزاح مجھے اپنے والد مرحوم محترم غلام حسین جعفری سے ورثے میں ملا جو شعبۂ درس وتدریس سے منسلک تھے۔ آپ شیریں بیاں مقرر ہونے کے ساتھ ساتھ شگفتہ مزاج انسان تھے آپ جہاں جاتے ماحول کو زعفران زار بنا دیتے۔ آپ اپنی شدید علالت کے دوران بھی اپنے پُرسانِ حال کو ہنساتے رہے۔ اُن کی تربیت اور قُربت کے گہرے اثرات مجھ پر مرتب ہوئے اور میری زبانِ قلم سے شیرینی ٹپکنے لگی۔

اپنے والد کی سرپرستی میں اپنے طالب علمی کے دَور میں جوش ملیح آبادی' میر انیس' علامہ اقبال اور حافظ شیرازی کو پڑھنے کے کثیر مواقع ملے اِسی لئے دمِ تخلیق میں اپنے اشعار میں مضمون آفرینی کے علاوہ شعر کے جمالیاتی حسن یعنی اسلوب کی بے ساختگی اور لہجے کی شیرینی کی طرف زیادہ توجہ دیتا ہوں۔ اپنی ہوش رُبا منصبی مصروفیات کے باعث مشاعروں میں زیادہ شرکت نہ کرسکا البتہ مزاحیہ ادبی پرچوں کے ذریعے قارئین سے میرا رابطہ رہا' اکثر صاحبانِ ذوق کی خلوت وجلوت میں میرے مزاحیہ اشعار موضوعِ سخن بنتے رہے۔

ملک کے معروف نقاد انور سدید نے اپنی مشہور زمانہ تنقیدی کتاب میں مرے اسلوبِ مزاح کی تعریف کی اور میری کچھ نظموں کا حوالہ دیا۔

ملازمت سے سبکدوش ہونے کے بعد میری پہلی کتاب ''خندہ نوازی'' کے عنوان سے شائع ہوئی جسے توقع سے زیادہ پذیرائی حاصل ہوئی اب دوسری کتاب ''تراہنسا قیامت ہے'' پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں ۔ گر قبول افتد زہے عز وشرف

میری شاعری میں مزاح کے خنک جھونکوں کے ساتھ ساتھ فکر کی دھیمی دھیمی آنچ بھی ہے جو حرارت تو بخشتی ہے مگر جلاتی نہیں۔

میں اپنے مزاح نگار دوست جناب سرفراز شاہد کا گرویدۂ احسان ہوں جن کی حوصلہ افزائی اِس کتاب کی اشاعت کا سبب بنی۔

میری بیٹی قندیل تحسین وتشکر کی بجا طور پر مستحق ہے جس نے انتہائی جانفشانی سے میرے کلام کا انتخاب کرنے کے علاوہ کتاب کی پروف ریڈنگ سے کتاب کی اشاعت تک کے تمام اعصاب شکن مراحل انتہائی فرض شناسی اور محنت سے طے کئے۔

نیک تمناؤں کے ساتھ

پابندِ خلوص

اسد جعفری

موبائل فون نمبر: 0300-4640649

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

نظمیں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

میں شاعر ہوں

میں شاعر ہوں مجھے اہلِ ہنر فن کار کہتے ہیں
مجھے رمز آشنائے نکہتِ گلزار کہتے ہیں
خلوص و اُنس کا مجھ کو علمبردار کہتے ہیں
جو باقی ہیں مجھے اِک بندۂ بیکار کہتے ہیں
زبوں حالی کی زد میں ہے بیاں میرا زباں میری
''نہیں منت کشِ تاب شنیدن داستان میری''

نے دیکھو وہی میری حقیقت سے ہے بیگانہ
کوئی بے خود سمجھتا ہے کوئی کہتا ہے دیوانہ
سناؤں کس کو جا کر اپنی ارزانی کا افسانہ
یقیں کیجے میرے حق میں نہ مسٹر ہے نہ مولانا
انہیں ضد میں گُلستاں کو گُلستاں کیوں نہیں کہتا
حریمِ دہر میں انساں کو انساں کیوں نہیں کہتا

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ہر اِک بزمِ سخن میں گو مجھے بلوایا جاتا ہے
جو ہیں بے ذوق ان کو بھی مجھے سنوایا جاتا ہے
ستم کیا کیا مِری جانِ حزیں پر ڈھایا جاتا ہے
فقط اِک پان اور کچھ داد پر ٹرخایا جاتا ہے
مجھے شعروں کے بدلے اِک نوالہ تک نہیں ملتا
جہاں چھپتا ہوں مجھ کو وہ رسالہ تک نہیں ملتا

ادائے دل دہی اور خوئے دلداری بھی سیکھی ہے
برائے دوستاں یہ طرزِ عیاری بھی سیکھی ہے
بپاسِ اہلِ مجلس ناز برداری بھی سیکھی ہے
اداکاری میں یکتا ہوں گلوکاری بھی سیکھی ہے
فزوں کچھ اور بھی اب رنگ محفل کرنے والا ہوں
میں اپنی شاعری میں رقص شامل کرنے والا ہوں

خدا رکھے مِری بیگم غریق نکتہ چینی ہے
مجسم برہمی ناواقفِ خندہ جبینی ہے
نہ اس کی بات میں نرمی نہ لب میں انگبینی ہے
بفیضِ شاعری گھر میں نہ گھی ہے اور نہ چینی ہے
طبیعت اب تو ہے آمادۂ تَرکِ غزل خوانی
''چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی''

مغل کی کار

الگ دنیا کی کاروں سے مغل کی کار ہے پیارے
سنا ہے پچھلے دس سالوں سے یہ بیمار ہے پیارے
زمانے کے لئے عبرت کا اِک شہکار ہے پیارے
مغل کے واسطے اِک مستقل آزار ہے پیارے
کسی بھی کار سے زنہار چال اس کی نہیں ملتی
یہ وہ شے ہے کہ دنیا میں مثال اس کی نہیں ملتی

کئی فرلانگ تک دھکّا لگاتے ہیں تو چلتی ہے
پسینہ چار چھ ساتھی بہاتے ہیں تو چلتی ہے
سحر سے شام تک ہینڈل گھماتے ہیں تو چلتی ہے
سر اس کے سامنے اپنا جھکاتے ہیں تو چلتی ہے
ترس کھا کر مغل پر جب بھی یہ آتی ہے حرکت میں
یقیں کرنا ہی پڑتا ہے بڑی طاقت ہے قدرت میں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

یہ چلتی ہے تو شوفر کو بھلا کب ہوش رہتا ہے
ہر اِک رہگیر تاحدِ نظر روپوش رہتا ہے
جہاں بھی اس کا جو پرزہ ہے وہ پُر جوش رہتا ہے
مگر اِک ہارن ہے کم بخت جو خاموش رہتا ہے
کوئی اب اس کی فطرت کا لگائے خاک اندازہ
گیئر اس کا بدلتے ہیں تو کُھل جاتا ہے دروازہ

کریں ریورس تو افسوس یہ آگے کو چلتی ہے
دباتے ہیں کلچ اس کا تو بتّی اس کی جلتی ہے
اگر ملتان جانا ہو تو بھکّر جا نکلتی ہے
جو پہیوں کے تلے اینٹیں رکھیں یہ تب سنبھلتی ہے
مغل گاڑی کے ہر اِک وصف کا ادراک رکھتے ہیں
جبھی تو کار میں اینٹوں کا وہ اسٹاک رکھتے ہیں

ہیں اس میں جس قدر سیٹیں وہ سپرنگوں سے خالی ہیں
گماں ہوتا ہے آثارِ قدیمہ سے نکالی ہیں
ہجوم دوستاں نے دھجیاں اس کی اُڑا لی ہیں
وہ ہر اِک بیٹھنے والے سے کپڑے کی سوالی ہیں
پریشاں اس کا شیرازہ ہر اِک کل اس کی بے کل ہے
یہ وہ گاڑی ہے جو فن کار کی تخلیقِ اوّل ہے

اسے رستے میں بس تقدیر ہی روکے تو رُکتی ہے
مغل کی آہِ پُر تاثیر ہی روکے تو رُکتی ہے
ہمارا نالۂ دلگیر ہی روکے تو رُکتی ہے
وگرنہ پھر کوئی خنزیر[1] ہی روکے تو رُکتی ہے
مِرے یارو جہاں یہ جانور کم پایا جاتا ہے
خدا جانے وہاں کیسے اِسے ٹھہرایا جاتا ہے

---

[1] ایک روز دورانِ سفر ایک جنگلی جانور اس سے ٹکرا گیا جس سے اسکی ہیت کذائی اور بھی مضحکہ خیز ہو گئی

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ایک ایوارڈ یافتہ فن کار کی آزردہ بیانی

اپنا یہ ایوارڈ لے کر ایک ایکٹر نے کہا
آج کا دن میرے فن کا یومِ پیمائش سہی
میں نے مانا یہ نہیں میرے مسائل کا علاج
اس سے اپنے خانۂ ویراں کی زیبائش سہی

جانتا ہوں اس کھلونے سے نہیں بہلے گا دل
گو بظاہر غنچۂ باغِ تمنا کھل گیا
میں نے تو کچھ اور مانگا تھا بڑی سرکار سے
اس کے بدلے دوستو ایوارڈ مجھ کو مل گیا

ہے مرے نزدیک تو ایوارڈ کا مصرف یہی
کوئی بتلائے کہ میں اس کے علاوہ کیا کروں
آپ فرمائیں تو میں فن کی ریاضت کے لئے
رات کے پچھلے پہر اٹھ کر اسے چاٹا کروں

ٹی وی فن کار

میں اِک فن کار ٹی وی ہوں جو دل میں ہو وہ کہتا ہوں
مجھے پہچانیے میں بھی اسی دنیا میں رہتا ہوں

بجز اس کے بھلا کیا مجھ سے بے چارے کا چارا ہے
زیادہ تر مِرا آب و ہوا پر ہی گزارا ہے

نہ ہرگز شوق تھا مجھ کو اداکاری کا بچپن میں
پڑا دورہ نہ مجھ کو فن کی بیماری کا بچپن میں

نہ میں کم بخت تشہیرِ ہنر کا تھا تمنائی
مِری بس بدنصیبی ہی مجھے اس سمت لے آئی

سناؤں کس کو جا کر آرزو کے خون کا قصہ
پرانے کوٹ اور مانگی ہوئی پتلون کا قصہ

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اسی ملبوس میں میں نے کئی موسم گزارے ہیں
اسی میں میں نے ہر تقریب کے لُوٹے نظارے ہیں

نہیں اِک اینٹ بھی میری یہاں میرے ٹھکانوں میں
گزاری زندگی میں نے کرائے کے مکانوں میں

مکاں تو ہے مگر گنجائشِ مہماں نہیں اس میں
ضرورت کا جو ہونا چاہیے ساماں نہیں اس میں

در و دیوار پر بس ایک مایوسی کی صورت ہے
یہی ہے زندگی تو موت کی پھر کیا ضرورت ہے

مِری اس بے بسی پر کیوں نہ سر پیٹے مِری بیوی
میں خود ٹی وی میں ہوں لیکن مرے گھر میں نہیں ٹی وی

اسدؔ فنِ اداکاری کا میں کس سے صلہ مانگوں
ہدایت کار بھی میری طرح ہے اُس سے کیا مانگوں

''مرغِ مرحوم''

اے مِرے مرغے مِرے سرمایۂ تسکینِ جاں
تیری فرقت میں ہے بے رونق مِرا سارا مکاں
کون دے گا رات کے بارہ بجے اُٹھ کر اذاں
تیری فرقت میں یہ دل تڑپا جگر نے آہ کی
کھا گئی تجھ کو نظر شاید کسی بدخواہ کی

تجھ کو لایا تھا کراچی سے کہ پالوں گا تجھے
مشرقی آداب کے سانچے میں ڈھالوں گا تجھے
مفت خوروں کی نگاہوں سے بچالوں گا تجھے
تجھ پہ لیکن موت کے دلدوز سائے چھا گئے
''حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے''

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

تیرے غمزے زندگانی بھر نہ بھولیں گے مجھے
پھول سی کلغی ملائم پَر نہ بھولیں گے مجھے
تیرے اندازِ حسیں یکسر نہ بھولیں گے مجھے

چھوڑ کر مجھ کو تو دستِ داورِ محشر میں ہے
تیرا ڈر بہ تجھ سے بہتر ہے کہ میرے گھر میں ہے

میں وبائے عام سے تجھ کو بچاتا رہ گیا
تجھ کو کتنے قیمتی شربت پلاتا رہ گیا
تجھ کو رانی کھیت کے ٹیکے لگاتا رہ گیا
میرے انجکشن تجھے لطفِ فنا دینے لگے
''جن پہ تکیہ تھا وہی پتّے ہوا دینے لگے''

تیری صورت جب بھی یاد آئی جگر تڑپا گئی
تیری فرقت میں مرے پاؤں میں کل موچ آ گئی
خامشی سی میری دنیائے نظر میں چھا گئی
کر کے بحرِ غم میں میری کشتیٔ دل پاش پاش
''بازمی گوئی کہ دامن تر مکن ہشیار باش''

داستانِ مرغ اِک دردِ نہاں ثابت ہوئی
یہ پریشانی نشاطِ دشمناں ثابت ہوئی
دوستوں کی ہر تسلّی رائیگاں ثابت ہوئی
''دوست ہمخواری میں میری سعی فرمائیں گے کیا''
ایک اِک مرغا اُٹھا کر گھر سے لے آئیں گے کیا

اے مرے مرغے تمہارے تذکرے ہوں گے یہاں
میں بنا دوں گا تمہاری ہر ادا کو جاوداں
ہو مبارک تُم کو مرغے گوشۂ باغِ جناں
میں تمہاری یاد سے قلبِ حزیں بہلاؤں گا
گھر کے آگے میں تمہارا مقبرہ بنواؤں گا

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

پیشہ ور نام نہاد ڈاکٹر

خود اس کے خانداں کے واسطے ہے معتبر ہونا
جہادِ زندگانی میں کسی کا ڈاکٹر ہونا

خدائے دوجہاں کو اس کی تھی مطلوب خوشحالی
دُکھی انسانیت اس کے لئے تخلیق کر ڈالی

خوشی کے جتنے منظر ہیں وہ راس آتے نہیں اس کو
جبھی تو جتنے صحتمند ہیں بھاتے نہیں اس کو

فقط اس کے لئے انسان کو بیماریاں بخشیں
مگر اپنے خزانے سے اسے دلداریاں بخشیں

اسے دس بیس بیماروں کی جس دن دید ہوتی ہے
اسی دن درحقیقت ڈاکٹر کی عید ہوتی ہے

غم خلقِ خدا میں ظاہراً رنجور رہتا ہے
مگر اپنے مریضوں میں بہت مسرور رہتا ہے

یہ ساری رات باہر دیکھتا رہتا ہے اُٹھ اُٹھ کر
لگے رہتے ہیں اس کے کان دروازے کی دستک پر

یہ مخلوقِ خدا میں اِک خصوصی فرد لگتا ہے
بہت بے درد ہے لیکن ہمیں ہمدرد لگتا ہے

خدا کے بعد یہ بھی ہے حیات وموت پر قادر
حیات وموت کے کرتا ہے اکثر فیصلے صادر

مگر خود آپ بے چارا زبوں حالی کا مارا ہے
بہت کچھ پاس ہے لیکن دواؤں پر گزارا ہے

اسے بس آرزو رہتی ہے ہر دم بنک بھرنے کی
ستم تو دیکھئے فرصت نہیں ہے خرچ کرنے کی

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

پیشہ ور ممتحن کی زبانی

(شاعرِ مشرق کی روح سے معذرت کے ساتھ)

پروفیسر ہوں اور مقبول ہوں میں قدر دانوں میں
میں ہوتا ہوں ہمیشہ ممتحن سب امتحانوں میں
سمجھتے ہیں جو لڑکے مجھ کو اپنے مہربانوں میں
"اب ان کی داستان تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں"

مِری اوقات سے لیکن ادارہ آشنا کب ہے
جو سچ پوچھو یہ بھائی صرف پردہ پوشیٔ رب ہے

میں جس دم موج میں آ کر کبھی نمبر لگاتا ہوں
مہینے کے فرائض ایک ہی دن میں نبھاتا ہوں
قلم کی ایک جنبش سے میں وہ چکر چلاتا ہوں
نتیجہ بیس فیصد سے ہمیشہ کم دکھاتا ہوں

جگاتا ہوں یہی احساس اپنے نکتہ چینوں میں
"کہ جن کو ڈوبنا ہو ڈوب جاتے ہیں سفینوں میں"

محاسب میری نااہلی سے دانستہ ہے بیگانہ
کُھلا رکھتا ہے وہ میرے لئے دل کا نہاں خانہ
فقط اس واسطے ہے مہرباں مجھ پر وہ فرزانہ
سمجھتا ہے کہ میرا کنٹرولر سے ہے یارانہ

بخوبی جانتا ہے وہ کہ جتنے بورڈ والے ہیں
"جگر کا خون دے دے کر یہ بُوٹے میں نے پالے ہیں"

مِری بیوی ہی اب پرچوں کا ستیاناس کرتی ہے
جو وہ تھک جائے تو یہ کام میری ساس کرتی ہے
کسی کو فیل کرتی ہے کسی کو پاس کرتی ہے
نہ میں احساس کرتا ہوں نہ وہ احساس کرتی ہے

غرض اس سے نہیں ہے کس کا مستقبل اُجڑتا ہے
کسی کے فیل ہونے سے ہمارا کیا بگڑتا ہے

نہ ہو گا تُند جھونکوں سے چراغِ بے حسی مدھم
شکایاتِ زمانہ سے میں ہو سکتا نہیں برہم
سرِ دفتر کیا تھا جس نے میرے ظلم کا ماتم
تو اُس لڑکی کی رودادِ الم کہتے نہ ڈر ہمدم

بھلا زیرِ اثر اس کے امیرِ کارواں کیوں ہو
"گری ہے جس پہ کل بجلی وہ میرا آشیاں کیوں ہو"

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

شوہر کی فریاد

اے مِری بیگم نہ تو میری خودی کمزور کر
یہ شریفوں کا محلّہ ہے نہ اتنا شور کر
شب کے پُرتسکین لمحوں میں نہ مجھ کو بور کر
اس سعادت مند شوہر کو نہ یوں اگنور[1] کر

دیدہ ودل تیری چاہت کے لئے بے تاب ہیں
مجھ سے شوہر آجکل بازار میں نایاب ہیں

میرے آنے پر ہے پابندی کبھی جانے پہ ہے
ہے کبھی پینے پہ قدغن اور کبھی کھانے پہ ہے
شام تک یہ بوجھ کتنا تیرے دیوانے پہ ہے
ایک بچہ ہے بغل میں دوسرا شانے پہ ہے

بیٹھتا ہے مجھ پہ ظالم دونوں گھٹنے جوڑ کر
یہ ترا بچہ رہے گا میری گردن توڑ کر

[1] Ignore

میری ہر خواہش پہ تو کہتی ہے ہو کر خشمگیں
اچھے شوہر اس طرح کی ضد کیا کرتے نہیں
تو جو ٹی وی مجھ کو لا دیتی مِری روشن جبیں
میں کوئی پاگل ہوں پھر بھی شام کو جاؤں کہیں

مجھ کو ہر پھندا گوارا ہے پہ دانہ بھی تو ہو
گھر میں رہنے کے لئے کوئی بہانہ بھی تو ہو

آج کا شوہر جسے کرنا سمجھتا ہے حرام
میں ترے وہ کام بھی کرتا ہوں مانندِ غلام
میرے ذمے گھر کی زیبائش کا سارا اہتمام
ہے مِری تحویل میں تیرے کچن تک کا نظام

اور غم دینے لگے تو اور تڑپانے لگے
تیرے بس میں ہو تو بچے مجھ سے جنوانے لگے

کر نہ ٹھنڈا سرد مہری سے مِرا جوشِ طلب
ناروا ہے یہ تشدد نامناسب یہ غضب
کس لئے پابند کر رکھا ہے مجھ کو بے سبب
تو خدا کے واسطے بس آج جانے دے کلب

تاش کھیلوں گا نہ جی شطرنج سے بہلاؤں گا
شب کے ساڑھ آٹھ سے پہلے میں گھر آجاؤں گا

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

مشورہ

آتشِ بے سود میں مت کُود ہو کر بے خطر
مت گنوا یوں مفت میں آزادیٔ قلب و جگر
جب تری قسمت میں بنگلہ ہے نہ گاڑی ہے نہ زر
خانہ آبادی کا پھر یہ کیوں تردّد اس قدر
آرزو تیری بجا میری نصیحت ہے مگر
اے مرے ہمدم خدا کے واسطے شادی نہ کر

تیرے رشتے دار بھی ہیں اب ترے بدخواہ دیکھ
کر رہے ہیں جو تجھے صبح و مسا گمراہ دیکھ
کر رہا ہوں وقت سے پہلے تجھے آگاہ دیکھ
سُن نہ والد کی نصیحت اپنی بس تنخواہ دیکھ
چند سو میں زندگی ہو گی بھلا کیسے بسر
اے مرے ہمدم خدا کے واسطے شادی نہ کر

تو نے شادی کی تو مٹ جائے گا تیرا بانکپن
"تو جھکا جب غیر کے آگے نہ تن تیرا نہ من"
کر نہ یوں برباد اپنی زندگانی کا چمن
"تو اگر میرا نہیں بنتا نہ بن اپنا تو بن"
یہ ترے جینے کے دن ہیں اس لئے ہرگز نہ مر
اے مرے ہمدم خدا کے واسطے شادی نہ کر

آ رہا ہے روز لیلائے گرانی پر شباب
تیل کھاتے ہیں جو کل تک دیکھتے تھے گھی کے خواب
عام کپڑا مشکلوں سے ہو رہا ہے دستیاب
شہر میں چینی بھی ملتی ہے تو سونے کے حساب
یہ گرانی توڑ دے گی یہ تری دُبلی کمر
اے مرے ہمدم خدا کے واسطے شادی نہ کر

قوم آبادی سے پہلے ہو چکی ہے زیرِ بار
اور مت کر اس بچاری کو اضافے کا شکار
اِلتوا میں ڈال دے فی الحال شادی کا غبار
اس سے بہتر ہے کہ کر لے مُرغیوں کا کاروبار
ورنہ بیوی کے ثمر میں تو ہیں پوشیدہ شرر
اے مرے ہمدم خدا کے واسطے شادی نہ کر

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

پیش آتے ہیں جو باہر حکمرانوں کی طرح
گفتگو کرتے ہیں جو رستم زمانوں کی طرح
گھر میں رہتے ہیں مگر وہ بے زبانوں کی طرح
کاٹتے ہیں وقت اپنا نیم جانوں کی طرح
سامنے بیگم کے ان کی ہر بڑائی بے اثر
اے مِرے ہمدم خدا کے واسطے شادی نہ کر

سامنے تیرے ہے دو سالوں سے رانا کی مثال
بعد شادی کیا ہوا ہے چوہدری صاحب کا حال
بن گئی ہے شیخ جی کے واسطے شادی وبال
اور یہی جنجال ہے مِرے لئے وجہِ زوال
ڈال ہم بدبخت انسانوں پہ عبرت کی نظر
اے مِرے ہمدم خدا کے واسطے شادی نہ کر

گھر میں جب آتی ہے تو خونخوار بن جاتی ہے یہ
اِک مجسم شعلۂ پیکار بن جاتی ہے یہ
سنگ بنتی ہے کبھی تلوار بن جاتی ہے یہ
آدمی مزدور اور خرکار بن جاتی ہے یہ
الاماں و الغیاث و الحفیظ و الحذر
اے مِرے ہمدم خدا کے واسطے شادی نہ کر

پیدا نہ ہو

(شوکت تھانوی مرحوم سے معذرت کے ساتھ)

اے مِری شاخِ تجاہل کے ثمر پیدا نہ ہو
ہو گئیں ساری دُعائیں بے اثر پیدا نہ ہو
ہے نظامِ زندگی زیر و زبر پیدا نہ ہو
اے مِرے بچے مِرے لختِ جگر پیدا نہ ہو

بڑھ رہا ہے رات دن سیلابِ آبادی یہاں
دے رہا ہے سب کو وہ پیغام بربادی یہاں
ہیں عجب اس قوم کے شام و سحر پیدا نہ ہو
اے مِرے بچے مِرے لخت جگر پیدا نہ ہو

یاں مزا کام و دہن کا اِک خیال و خواب ہے
دودھ کا تو ذکر کیا پانی یہاں نایاب ہے
تیری پیدائش بہت ہے پُرخطر پیدا نہ ہو
اے مِرے بچے مِرے لخت جگر پیدا نہ ہو

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

زورِ آبادی سے ہے میرا وطن نوحہ بلب
کم سے کم تُو تو نہ بن اس میں اضافے کا سبب
ملک پر احسان ہو گا تو اگر پیدا نہ ہو

اے مرے بچے مرے لختِ جگر پیدا نہ ہو

ہر ادارے میں یہاں ہے کسمپرسی کا ہجوم
اور میرے باغ کی ہر شاخ پر بیٹھا ہے بوم
باغباں اس حال سے ہے بے خبر پیدا نہ ہو

اے مرے بچے مرے لختِ جگر پیدا نہ ہو

تو اگر آ بھی گیا تو جانِ من کھائے گا کیا
دیکھ کر حالِ پدر تُو مر نہیں جائے گا کیا
اس لئے کہتا ہوں اے جانِ پدر پیدا نہ ہو

اے مرے بچے مرے لختِ جگر پیدا نہ ہو

چُھو رہا ہے آسمانوں کو گرانی کا گراف
واقعہ ہے پانچ سو سے کم نہیں بنتا لحاف
کس طرح ہو گی شبِ سرما بسر پیدا نہ ہو

اے مرے بچے مرے لختِ جگر پیدا نہ ہو

گر ہوئی تیری ولادت تو بکھر جاؤں گا میں
تو خدارا جان لے بے موت مر جاؤں گا میں
ڈال مجھ پر کچھ عنایت کی نظر پیدا نہ ہو

اے مرے بچے مرے لختِ جگر پیدا نہ ہو

میں نے مانا ان دنوں تُو ہے اندھیروں کا مکیں
لوڈ شیڈنگ کی بدولت روشنی یاں بھی نہیں
طے نہ ہو گا زندگانی کا سفر پیدا نہ ہو

اے مرے بچے مرے لختِ جگر پیدا نہ ہو

کثرتِ اولاد سے میں ہوں سکوں نا آشنا
میرے گھر میں کچھ نہیں دو چار غزلوں کے سوا
تو خدا کے واسطے شاعر کے گھر پیدا نہ ہو

اے مرے بچے مرے لختِ جگر پیدا نہ ہو

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

بگڑا ٹی وی

مرے نزدیک کے گھر میں ہے اِک ٹی وی عجب آیا
اسے جانے کہاں سے میرا ہمسایہ اُٹھا لایا
شبِ اوّل ہی ظالم نے کچھ ایسا سحر فرمایا
کہ جس نے بھی اسے دیکھا وہی گھبرا کے چلایا
یہاں اِک پل نہ ٹھہرو بھاگنے میں عافیت جانو
جو دیکھو گے تو مٹ جاؤ گے اے غافل مسلمانو

یہ اپنی کیبنٹ جتنی بھی ہے رنگین رکھتا ہے
بہ ایں خوبی دلِ یاراں کو پُر تسکین رکھتا ہے
ہٹا لیں اینٹ تو ٹانگیں یہ ساڑھے تین رکھتا ہے
یہ وہ ٹی وی ہے جو تیس انچ کی سکرین رکھتا ہے
ہے چھت پر انٹنا لیکن نہیں ہے کوئی کام اس کا
ہے گرچہ چرخِ نیلی فام سے آگے مقام اس کا

کسی ماہر سے اس کی حشر سامانی نہیں جاتی
کوئی بھی رمز اس کم بخت کی جانی نہیں جاتی
بصد کوشش بھی دھبوں کی فراوانی نہیں جاتی
جبھی تو شکل کوئی مجھ سے پہچانی نہیں جاتی
جدا میری قیاس آرائی سے ہر اہلِ فن نکلا
میں جس کو ریشماں سمجھا تھا وہ مہدی حسن نکلا

مشین اس کی کرشمے نت نئے ہم کو دکھاتی ہے
نرالے گل کھلاتی ہے عجب جادو جگاتی ہے
یہ دورانِ عمل کچھ ایسا چکر بھی چلاتی ہے
صدا پنڈی سے اور تصویر امرتسر سے آتی ہے
اِدھر اِک شخص کی تقریر کا اعلان ہوتا ہے
اُدھر ٹی وی پہ لیکن رقص کا سامان ہوتا ہے

مرے وہ دوست اب شام و سحر غمگین رہتے ہیں
اُٹھا کر سر پہ ٹی وی درد کے دریا میں بہتے ہیں
وہ چہ مے گوئیاں اِک ایک ہمسائے کی سہتے ہیں
رُخِ برہم کے آگے ٹی وی رکھ کر اب یہ کہتے ہیں
کہ اس ٹی وی سے تو محرومیٔ ٹی وی ہی بہتر ہے
تکلف برطرف اس سے مری بیوی ہی بہتر ہے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

شکوہ

(شاعرِ مشرق کی روح سے معذرت کے ساتھ)

کیوں غلط کار بنوں ظلم فراموش رہوں
ہوش مندی کا تقاضا ہے کہ باہوش رہوں
طعنے یاروں کے سنوں اور ہمہ تن گوش رہوں
کوئی گونگا تو نہیں ہوں کہ میں خاموش رہوں
قلبِ صد چاک کی پُر درد صدا بھی سن لے
"خوگرِ حمد سے تھوڑا سا گلہ بھی سن لے"

تیرے منشور کو سینے سے لگایا کس نے
اور گھر گھر ترا پیغام سنایا کس نے
جو نشاں تجھ کو ملا سب کو دکھایا کس نے
رات دن شہر میں لوٹے کو گھمایا کس نے
"پھر بھی ہم سے یہ گلہ ہے کہ وفادار نہیں
ہم وفادار نہیں تو بھی تو دلدار نہیں"

آ گیا عین الیکشن میں اگر وقت فساد
ہاتھ وہ میں نے دکھائے کہ کریں گے سب یاد
اس جگہ جتنے بھی ووٹر تھے ترے نام نہاد
سب کو بھگتایا ملے کچھ تو مرے کام کی داد
جو نہ کرنا تھا وہ ہر کام کیا ہے میں نے
مرنے والوں سے بھی جا ووٹ لیا ہے میں نے

ہر محلے میں پھرے اور سحر و شام پھرے
خُم کی مانند رُکے اور صفتِ جام پھرے
جو ضروری تھے بہت چھوڑ کے وہ کام پھرے
تو لبِ بام رہا ہم تو پسِ بام پھرے
پئے تشہیر بُلائے کئی ہوٹر ہم نے
دشتِ ظلمات میں دوڑائے سکوٹر ہم نے

کچھ مخالف تھے کئی تیرے طرفدار بھی تھے
تیرے احباب میں کچھ بندۂ سرکار بھی تھے
یوں تو افسر بھی ملازم بھی دکاں دار بھی تھے
"سینکڑوں تھے جو ترے نام سے بیزار بھی تھے"
تیری خامی کو بھی خوبی کی طرح عام کیا
"قوّتِ بازوئے شاعر نے ترا کام کیا"

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

جیت کر تو نے ہر اِک عہدِ محبت بدلا
وعدۂ لطف تو پیمانِ مروّت بدلا
دُکھ تو یہ ہے ترا اسلوبِ سخاوت بدلا
ہم نہ بدلے ترا ملبوسِ شرافت بدلا

رحمتیں ہیں تری اپنوں کے طرب خانوں پر
برق گرتی ہے غریبوں کے گلستانوں پر

شہرِ یار[1]

چار چھ بوندیں بھی شہرِ یار میں ٹپکیں اگر
پُلِ صراط حشر بن جاتی ہے ہر اِک رہگزر
پاؤں سے پہلے زمیں پر خود بخود پڑتا ہے سر
آن میں حُلیہ بگڑ جاتا ہے ہر رہگیر کا
ایک پہلو یہ ہے شہرِ یار کی تصویر کا

خستگی سے ہیں خمیدہ شہر کے دیوار و در
جیسے چرخِ واژگوں ہو جیسے بوڑھے کی کمر
ایک ویرانی ہی ویرانی ہے تاحدِ نظر
شہر کیا ہے آنکھ مجنوں کی ہے سینہ میرؔ کا
ایک پہلو یہ ہے شہرِ یار کی تصویر کا

۱۔ یہ نظم ساہیوال میں 1963ء میں لکھی گئی۔

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

شہر میں انسان تو کم ہیں مگر مچھر فزوں
جو اراکینِ کمیٹی کی طرح پیتے ہیں خوں
ایک اِک مچھر یہاں کا دشمنِ جانِ سکوں
"صبح کرنا شام کا لانا ہے جوئے شیر کا"
ایک پہلو یہ ہے شہرِ یار کی تصویر کا

اپنے گھر میں شیر ہیں اس شہر کے پیرو جواں
سوچتا ہوں کیا کشش ہے ان کی جرأت میں نہاں
بھاگ کر جنگل سے اپنے آپ آتا ہے یہاں
خودکُشی کا ہو ارادہ جب کسی خنزیر کا
ایک پہلو یہ ہے شہرِ یار کی تصویر کا

شہر کے باہر مغل وقتوں کا اِک تالاب ہے
شہر کی غفلت کا یہ منہ بولتا اِک باب ہے
جس میں ہوتا تھا کبھی امرت وہ اب بے آب ہے
مٹ گیا نقشہ پرانے دور کی تعمیر کا
ایک پہلو یہ ہے شہرِ یار کی تصویر کا

ان کی غفلت کے تو ان کے مشغلے غماز ہیں
شہر کے جتنے معزز ہیں کبوتر باز ہیں
جو اراکینِ کمیٹی ہیں وہ ہم آواز ہیں
ہے اسدؔ حافظ خدا اس شہر کی تقدیر کا
ایک پہلو یہ ہے شہرِ یار کی تصویر کا

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ایک ایکسپریس ٹرین

اذیّت ناک اس گاڑی کا اندازِ روانی ہے
بڑی دلدوز اس کے ہر مسافر کی کہانی ہے
سفر کی ہر صعُوبت اِک بلائے ناگہانی ہے
نہ روٹی ہے نہ سالن ہے نہ چائے ہے نہ پانی ہے
یہ ڈیزل کی بجائے ہر قدم پر جان کھاتی ۔
جوانی آدمی کی راستے میں بیت جاتی ۔

یہاں گُل خان جتنے ہیں وہ سب پُر جوش بیٹھے ہیں
مگر پنجاب کے جو لوگ ہیں خاموش بیٹھے ہیں
کئی کچھ ہوش میں ہیں اور کچھ بے ہوش بیٹھے ہیں
کئی نعرہ بلب ہیں اور کفن بردوش بیٹھے ہیں
ہے بھیڑ اتنی کہ عزرائیل سے در تک نہیں ہلتا
اُسے بوگی میں گُھسنے کا کوئی رستہ نہیں ملتا

یہاں ایمان کی دولت بھی ہے اِک جنس بے مایہ
نکل جاتا ہے ہر اِک دل سے غم خواری کا سرمایہ
حقیقت میں یہ راز اب تک سمجھ کوئی نہیں پایا
گیا اِک بار جو بیت الخلاء میں پھر نہیں آیا
جو تھی جائے فراغت بن گئی جائے اماں شاید
یہی ہے گوشۂ محفوظ زیرِ آسماں شاید

ترس آتا ہے رہ رہ کر مجھے ان ناتوانوں پر
پڑے ہیں بوجھ بن کر جو تھکے ہارے جوانوں پر
سلاخوں سے چمٹ کر جو کھڑے ہیں پائیدانوں پر
ہیں ان کی خانہ بربادی کے قصے آسمانوں پر
ہر اِک جھٹکے پہ ٹانگیں کانپتی ہیں دم نکلتا ہے
سنبھل کر کوئی گرتا ہے کوئی گر کر سنبھلتا ہے

وہی گاڑی پہ قابض ہے اسی کا بول بالا ہے
وہ جس نے اپنے اِک ساتھی کا کُرتہ پھاڑ ڈالا ہے
نفن کھانے کا جس نے اپنے ہاتھوں میں سنبھالا ہے
سمجھ لو فاقہ مستوں کے لئے وہ تر نوالہ ہے
کمر باندھے ہوئے لڑنے کو یاں سب یار بیٹھے ہیں
جو اپنے ہیں جھپٹنے کے لئے تیار بیٹھے ہیں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

جو راہی ریلوے احکام کی تعمیل کر بیٹھے
وہ اپنے غم کی دورانِ سفر تکمیل کر بیٹھے
سکونِ قلب اپنا واصلِ تعجیل کر بیٹھے
کئی خوش بخت اپنی بیویاں تبدیل کر بیٹھے

مرا بیٹا شکورے کا نواسہ بن کے بیٹھا تھا
جو میرا تھا کبھی اس کا اثاثہ بن کے بیٹھا تھا

ہمسائی

قیامت بن کے ٹوٹی وہ گھٹے بن کر عذاب آئی
بلائے ناگہاں سے کم نہیں ہے میری ہمسائی

وہ قینچی کی طرح اپنی زباں جس دم چلاتی ہے
وہ خود سر ایک پل میں سارا گھر سر پر اُٹھاتی ہے
زباں کے ساتھ انگشتِ شہادت جب نچاتی ہے
مجھے جو بات بھی ہو یاد فوراً بھول جاتی ہے

یہ سچ ہے اس کے آگے چل نہیں سکتی زباں میری
"نہیں منت کش تابِ شنیدن داستاں میری"

مرے گھر کا تو چوپٹ سارا کاروبار ہے اس سے
فقط اک میں نہیں ساری گلی بیزار ہے اس سے
محلّہ دردِ سر کا مستقل بیمار ہے اس سے
جسے دیکھو شکارِ رنجش و آزار ہے اس سے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

نرالی وضع ہے سارے زمانے سے نرالی ہے
وہ ظالم کون سی بستی کی یارب رہنے والی ہے

یہاں تک سلسلہ پہنچا ہے اس کی کم بیانی کا
وہ نو بچوں کی ماں ہے پھر بھی دعویٰ ہے جوانی کا
وسیلہ ہے یہی احساس اس کی شادمانی کا
بہت کمزور پہلو ہے یہ اس کی زندگانی کا

بواء کہہ کر پکارے جو اسے سو سو سناتی ہے
وہ اس پیرانہ سالی میں بھی باجی کہلواتی ہے

مرے گھر میں وہ جب آئی بوقت خورد ونوش آئی
تکلف ہی روا رکھا نہ جھجکی اور نہ شرمائی
اُڑا کر لے گئی جھٹ سے مرے حصے کی بالائی
یہ اس کی بے حجابی کی ہے ادنیٰ کارفرمائی

وہ دن میرے لئے یومِ مصیبت بن کے آیا تھا
مری بیوی نے جب اس کلموہی کو منہ لگایا تھا

گلہ خویش و اقارب کا ہے عنوانِ سخن اس کا
سسر کی ساس کی نندوں کی غیبت ہے چلن اس کا
زباں تلوار ہے اس کی دھما کا ہے دہن اس کا
نہ کیوں ہو سب محلّے پر مسلّط مکر وفن اس کا

لڑائی میں نہ کام آتی ہیں تقریریں نہ تکراریں
کہ اس کی ایک آہٹ سے لرز جاتی ہیں دیواریں

مزا جاتا رہا جینے کا ہمسائی ملی اچھی
''نہ اس کی دوستی اچھی نہ اس کی دشمنی اچھی''
کسی کے واسطے اس کی نہیں ہمسائیگی اچھی
اگر گزرے تو گزرے کس طرح اب زندگی اچھی

مقدّر نے بھلا ہم سے مذاق آخر کیا کیا ہے
''خدایا جس خطا کی یہ سزا ہے وہ خطا کیا ہے''

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

بکرا

بدل ڈالا ہے معیارِ محبت عید قرباں نے
ہے زلفِ یار سے بھی دلربا زنجیر بکرے کی

کبھی تھی صورتِ محبوب نظروں میں مگر اب کے
تصور میں لئے پھرتا ہوں میں تصویر بکرے کی

ہمیں یہ پُل صراطِ حشر سے اک دن گزارے گا
بتائی مولوی صاحب نے یہ تاثیر بکرے کی

قریب عید یوں محوِ خرامِ ناز ہے بکرا
کہ جیسے ہے یہ سب ارضِ وطن جاگیر بکرے کی

ہر اک تقریب کی لذّت اسی بکرے کے دم سے ہے
منائے خیر کیسے مادرِ دل گیر بکرے کی

اسی کے دم سے میں اپنے محلے میں معزّز ہوں
جو سچ پوچھو عطا کردہ ہے یہ توقیر بکرے کی

سمگلر جان کر مجھ کو پُلس لے آئی تھانے میں
میں کر بیٹھا تھا اک دن شہر میں تشہیر بکرے کی

مجھے تو گھاس بھی کوئی نہیں ہے ڈالتا گھر میں
مگر مجھ سے زیادہ ہے یہاں توقیر بکرے کی

نگاہِ یار میں مَیں بھی تو قربانی کا بکرا ہوں
وہی تقدیر ہے میری جو ہے تقدیر بکرے کی

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

نشریاتِ ٹیلی وژن

بھلا بیوی ہی کیا کم تھی مرے یارو مقدر میں
کہ اب ٹی وی نے بھی اک حشر برپا کر دیا گھر میں
جو ہوتا تھا جگر میں درد وہ ہونے لگا سر میں
پھنسی ہے امتِ محبوب شور و شر کے چکر میں
رسائی کارپردازانِ ٹی وی تک کہاں میری
''یہاں تو بات کرنے کو ترستی ہے زباں میری''

ہدایت کار جو بھی ہے وہ فن یوں آزماتا ہے
کہ دیکھیں کون پوری قوم کو کتنا رلاتا ہے
مناظر گریہ و زاری کے وہ ایسے دکھاتا ہے
اگر ناظر کوئی کمزور دل ہو مر بھی جاتا ہے
بنام لذت تفریح سامانِ عزا کیا ہے
''خدایا جس خطا کی یہ سزا ہے وہ خطا کیا ہے''

نہ جانِ جاں نہ جانِ انجمن معلوم ہوتی ہے
یہاں عِفّت نظر ہر سیم تن معلوم ہوتی ہے
رہِ اخلاق پر یوں گامزن معلوم ہوتی ہے
وہ لیلیٰ اپنے مجنوں کی بہن معلوم ہوتی ہے
''جنہیں ہم ڈھونڈتے تھے آسمانوں میں زمینوں میں''
یقیں کیجے وہ نکلے ٹیلی ویژن کے مکینوں میں

ہے ہر اک کھیل میں پنہاں طویل اوقات کا وقفہ
ہے اک بالشت کے قصّے میں چھ چھ بات کا وقفہ
کبھی ہے واپڈا والوں کے معمولات کا وقفہ
اور اس سے بھی فزوں تشہیر مصنوعات کا وقفہ
ہے ناٹک ایک تشہیری مناظر بیش تر نکلے
اِدھر ڈوبے اُدھر نکلے اُدھر ڈوبے اِدھر نکلے

جو تحت اللفظ میں خط آپ کو سنوائے جاتے ہیں
وہ خط اپنے اداکاروں سے ہی لکھوائے جاتے ہیں
چھپا کر عیب تعریفوں سے دل بہلائے جاتے ہیں
''ابھی اگلی شرافت کے نمونے پائے جاتے ہیں''
میں جب کہتا ہوں کچھ اصلاح کر لو فن کے متوالو
وہ فرماتے ہیں ٹی وی کی اسد سکرین دھو ڈالو

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

فرحان پڑھتا تھا

یہی کالج تو ہے جسمیں کبھی فرحان پڑھتا تھا

بظاہر تو وہ لڑکا کچھ نہ کچھ ہر آن پڑھتا تھا
جماعت میں مگر وہ داغؔ کا دیوان پڑھتا تھا
فراغت میں مضامین محمد خانؔ پڑھتا تھا
رسائل میں اداکاراؤں کے رومان پڑھتا تھا
یہی کالج تو ہے جسمیں کبھی فرحان پڑھتا تھا

تھیں حیرت خیز ترجیحات اسکی زندگانی کی
اسے مطلوب تھی تسکین لطفِ شادمانی کی
سمجھتا تھا کہ یہ جنت ہے اربابِ جوانی کی
وہ حوروں میں ہمیشہ صورتِ غلمان پڑھتا تھا
یہی کالج تو ہے جسمیں کبھی فرحان پڑھتا تھا

وہ دل برداشتہ رہتا تھا اکثر لیکچراروں سے
وہ جب ہوتا تھا برہم ان کے تادیبی اشاروں سے
تو سگریٹ مانگ کر پیتا تھا اپنے غم گساروں سے
وہ اس ماحول میں بن کر سیاست دان پڑھتا تھا
یہی کالج تو ہے جسمیں کبھی فرحان پڑھتا تھا

نہ پوچھو کسقدر وہ شخص پڑھنے میں تن آساں تھا
وہ انگریزی سے خائف تھا ریاضی سے وہ لرزاں تھا
خلوصِ دل سے سائنس کے مضامیں سے گریزاں تھا
وہ خود مشکل تھا پر مضمون سب آسان پڑھتا تھا
یہی کالج تو ہے جسمیں کبھی فرحان پڑھتا تھا

تھا اسکی بدحواسی کا بہت چرچا حسینوں میں
بایں خوبی گھرا رہتا تھا اکثر مہ جبینوں میں
تھا دلچسپی کا باعث اپنے کالج کے مکینوں میں
جبھی تو چھوڑ کر لاہور وہ ملتان پڑھتا تھا
یہی کالج تو ہے جسمیں کبھی فرحان پڑھتا تھا

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

کوئی نا کوئی ہنگامہ کرانا اسکی عادت تھی
اُسے کالج میں ہڑتالیں کرانے میں مہارت تھی
اُسی کے نام سے منسوب جن کی ہر عبارت تھی
وہ نوٹس بورڈ پر ایسے بھی کچھ فرمان پڑھتا تھا
یہی کالج تو ہے جسمیں کبھی فرحان پڑھتا تھا

چکاتا تھا سدا کنٹین میں وہ بل حسینوں کا
جبھی مقروض رہتا تھا ہمیشہ ہم نشینوں کا
وہ بدخواہوں کا مرکز تھا ہدف تھا نکتہ چینوں کا
ہزاروں جھیل کر تنقید کے طوفان پڑھتا تھا
یہی کالج تو ہے جسمیں کبھی فرحان پڑھتا تھا

فقط نعرہ زنی تک تھا سیاست کا وہ شیدائی
بتاؤں کیا الیکشن میں میں اُسکی کارفرمائی
ہوئی اس دم شکست فاش سے ان کی پذیرائی
قصیدے جن کے حق میں وہ بہر عنوان پڑھتا تھا
یہی کالج تو ہے جسمیں کبھی فرحان پڑھتا تھا

وہ لڑکا اب پریشاں ہے اب اسکا حال ابتر ہے
نہ کوئی اسکی منزل ہے نہ کوئی گھاٹ نا گھر ہے
سنا ہے دوستوں سے وہ کسی ہوٹل میں ویٹر ہے
کبھی بن کر یہاں شہزادۂ ذیشان پڑھتا تھا
یہی کالج تو ہے جسمیں کبھی فرحان پڑھتا تھا

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ادب کا ایک تازہ شمارا

ادب کے نام سے منسوب یہ شمارا ہے
مرکّباتِ سخن کا یہ اک پٹارا ہے

ہے اک ورق پہ تعارف جنابِ لاغر کا
اور اسکے ساتھ ہی تصویرِ ماہ پارا ہے

فرازؔ و فیضؔ کی شامل ہیں اسمیں وہ غزلیں
سُروں سے مہدی حسن نے جنہیں سنوارا ہے

ہر ایک چیز کی تشہیرِ نو بہ نو اس میں
جو شہر میں ہے نہاں اسمیں آشکارا ہے

کہیں جمال کے نسخے ڈشوں کی ترکیبیں
کہ جن پہ عالمِ تانیث کا گزارا ہے

ہے ڈاکوؤں کے لیے وقف اسمیں ایک ورق
لٹا ہے کون کہاں کس نے کس کو مارا ہے

ہیں اس میں فلم کی خاطر بھی پانچ چھ صفحے
کہیں ہیں اہلِ نظر اور کہیں نظارا ہے

ہے اس میں ذکر بھی اک خاص نادہندہ کا
کہ جس میں آپ کی انکم کا گوشوارا ہے

کئی امیر ہوئے اسکے اشتہاروں سے
مدیر اس کا مگر مفلسی کا مارا ہے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ویگن کا سفر

اک شخص کی بغل میں کر کے دھمال بیٹھا
ویگن میں سینڈوچ کی بن کر مثال بیٹھا

جیب اپنی ہی سمجھ کر جب ہاتھ ڈال بیٹھا
اِک ہم سفر کا اپنے بٹوہ نکال بیٹھا

میں بیٹھ تو گیا تھا پر مجھ سے یہ نہ پوچھو
کتنی سواریوں کو کر کے نڈھال بیٹھا

ٹانگیں کہیں پھنسی ہیں گردن کہیں پھنسی ہے
بیٹھے بٹھائے اپنا بھرکس نکال بیٹھا

سچ تو یہ ہے کہ اپنی اک واسکٹ کی خاطر
کتنے مسافروں کی پگڑی اُچھال بیٹھا

بہرِ علاج میں اب کس کس کے پاس جاؤں
ویگن کے اِک سفر میں سو روگ پال بیٹھا

ممکن ہے زندگی کا یہ آخری سفر ہو
اپنی طرف سے دل میں کر کے خیال بیٹھا

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

پاگل

اختر و سلمٰی کا گلزارِ تمنا کِھل گیا
ان کی شادی کیا ہوئی گویا خزانہ مل گیا

وہ سمجھتے تھے کہ فردوسِ بریں ہے زندگی
جاں فزا راحت بداماں دل نشیں ہے زندگی

اِک ادائے بے تکلف دلربا اصرار سے
ایک دن سلمٰی نے اختر سے یہ پوچھا پیار سے

ختم ہو جائے اگر میری حیاتِ بے بدل
تجھ پہ کیا گزرے گی کیا ہو گا ترا ردِّعمل

ہو کے افسردہ بچشمِ نم یہ اختر نے کہا
اے مِری روح تمنا اے مِری جانِ وفا

یہ اچانک حادثہ بے کل بنا دے گا مجھے
تیرا ہجرِ مستقل پاگل بنا دے گا مجھے

یہ جوابِ دل نشیں سنتے ہی سلمٰی نے کہا
اس سے بڑھ کر اور کیا ہو گی وفا کی انتہا

کیا رہو گے تم مِری فرقت میں تنہا عمر بھر
کیا نہیں شادی کرو گے جانِ من بارِ دگر

پہلے تو کچھ دیر وہ اُسکی طرف تکتا رہا
سر جھکا کر دُکھ بھرے لہجے میں پھر اُس نے کہا

لازماً تجھکو بھی ہو گا اس حقیقت کا یقیں
ایک پاگل کچھ بھی کر سکتا ہے بالائے زمیں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

قطعات

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

نقیبِ بہار :

وہ جن کو لوگ نقیبِ بہار کہتے ہیں
وہ خار زار کو ہیں گلستاں بنائے ہوئے
بلا کا حسنِ ظرافت ہے جن کی باتوں میں
وہی ہیں لوگ حقیقت میں چوٹ کھائے ہوئے

موجِ تبسم :

رواں ہے ایک دریائے ظرافت جن کے سینے میں
وہ اپنے آنسوؤں سے داغِ دل دھویا نہیں کرتے
مرے نالے نہ کیوں تحلیل ہوں موجِ تبسم میں
جنہیں ہنسنے کی عادت ہو کبھی رویا نہیں کرتے

ادھوری کاوش :

کلامِ حضرتِ اقبال پڑھنے کو پڑھا سب نے
اگر اس کو نہیں سمجھا تو پھر کاوش ادھوری ہے
''عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی''
مگر اس پر عمل پیرا نہ نُورا ہے نہ نُوری ہے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

رشید کمال :

سہولتیں فون کی مری جاں تجھے میسر مجھے بھی حاصل
تو پھر ضروری نہیں خطوں میں محبتوں کے پیام لکھنا
میں اس قدر بھی نہیں ہوں فارغ کہ بس یہی مشغلہ ہو میرا
''کبھی کتابوں میں پھول رکھنا کبھی درختوں پہ نام لکھنا''

فراش :

یہ اسلحہ میرا تو دکھانے کے لئے تھا
آمادۂ پیکار کسی سے نہ ہوا میں
جب اس کی نمائش کی اجازت ہی نہیں ہے
پستول کو مرے ہاتھ سے لینا کہ چلا میں

جرنیل :

فسردہ حال ہیں نادار دخترانِ وطن
کہ شادیوں میں رکاوٹ بنا ہوا ہے جہیز
تُو اس رواج کو تاراج کیوں نہیں کرتا
''زمانہ با تو نہ سازد تو با زمانہ ستیز''

نبیلہ :

شیخ کروا ہی لو ابھی بیمہ
نیند گر رات بھر نہیں آتی
وہ یہ بولا ہے فائدہ تو بہت
''پر طبیعت ادھر نہیں آتی''

حسن تواضع :

لذتِ کام و دہن کے ہوئے سامان غلط
مجھ سے تُو حسن تواضع کا وہ اسلوب نہ مانگ
تجھ کو چینی کی جگر سوز گرانی کی قسم
''مجھ سے پہلی سی محبت مرے محبوب نہ مانگ''

یقین :

یہاں جس کے گھر بھی گئے میرے بچے
کوئی نہ کوئی گھر کی شے توڑ آئے
یقیں جانئے خود کو منوا کے چھوڑا
''جہاں بھی گئے داستاں چھوڑ آئے''

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

حالتِ قلب و جگر :

زمانہ دیکھ رہا ہے ہلالِ عید مگر
ہم اپنی حالتِ قلب و جگر کو دیکھتے ہیں
جو در پہ دیکھی مسلّط گداگروں کی قطار
''کبھی ہم ان کو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں''

بکرا :

خداوندا بروزِ عیدِ قرباں
مزا کام و دہن کا بھی عطا کر
''جسے نانِ جویں بخشی ہے تُو نے''
اُسے تُو ایک بکرا بھی عطا کر

مکان :

مرے خدا مجھے اتنا تو با اثر کر دے
میں جس مکان کو چاہوں وہ میرا گھر کر دے
اُسے بھی کرنا پڑے گا شریکِ حال اسدؔ
کہیں پُلس کو نہ جا کر کوئی خبر کر دے

بیماری :

فقط بیمار ہی آتے نہیں ہیں ہاسپٹل میں
جو صحت مند ہیں وہ بھی رہینِ استفادہ ہیں
یہ فیضانِ نظر ہے یا عیادت کی کرامت ہے
کہ بیماروں سے نرسوں کے ملاقاتی زیادہ ہیں

اب بام :

دیوارِ یار اب بھی نہ سر ہو سکی اسدؔ
اب کے بھی ہوتے ہوتے مرا کام رہ گیا
دربانِ رُوسیہ نے مری ٹانگ کھینچ لی
''دو چار ہاتھ جب کہ لبِ بام رہ گیا''

الیکشن :

تمام عمر رہے جو نظر سے پوشیدہ
شرف نہ بخشا کسی دن غریب خانے کو
لپٹ رہے ہیں ہر اک سے وہ اب الیکشن میں
''ذرا سی دیر میں کیا ہو گیا زمانے کو''

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ویگن کا سفر :

داخل جو ہوئے اِس میں کبھی شیر کی صورت
منزل پہ وہ خرگوش کی صورت نکل آئے
اس شہر میں ویگن کا سفر ایسا سفر ہے
''جاں دے کے بھی سمجھو کہ سلامت نکل آئے''

کوہ و بیاباں :

تمہارا کیا ہے تم تو قوم کے معمارِ مخلص ہو
تمہارے واسطے لازم نہیں کُٹیا کی پابندی
گزر اوقات کر سکتے ہو تم کوہ و بیاباں میں
معلّم کے لئے ذلت ہے کارِ آشیاں بندی

ارماں :

میں ہوں بیکار زبوں حال ہے عالم اپنا
کوئی حسرت ہی نہ نکلی نہ ہی ارماں نکلا
چند درخواستیں اور چند وزیروں کے خطوط
''بعد مرنے کے مرے گھر سے یہ ساماں نکلا''

تشنگی :

جگر کی آگ سے کرنا پڑے گا اپنا گھر روشن
اسدؔ اب آنسوؤں سے تشنگی اپنی بجھانی ہے
''خداوندا ترے یہ سادہ دل بندے کدھر جائیں''
بفیضِ واپڈا گھر میں نہ بجلی ہے نہ پانی ہے

آخرِ شب :

گرائی مجھ پہ عجب واپڈا نے برقِ ستم
وہ تیرگی ہے کہ امید دید بھی نہ رہی
ہے اتنا یاد کہ وہ کل ملا تھا آخرِ شب
''پھر اس کے بعد چراغوں میں روشنی نہ رہی''

سرورِ خلوص :

ہونا تھا مجھ کو جلسۂ لاہور میں شریک
سکھر پہنچ گیا میں سرورِ خلوص میں
''عمرِ دراز مانگ کے لایا تھا چار دن''
جلسوں میں دو گزر گئے اور دو جلوس میں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

حالات :

یہ سیلاب یقیناً پیارے باعثِ صدمات نہیں
اور مری تشویش کا مرکز ہرگز یہ برسات نہیں
''تم پوچھو اور میں نہ بتاؤں ایسے تو حالات نہیں''
ایک ذرا سا پُل ٹوٹا ہے اور تو کوئی بات نہیں

دستِ درباں :

سر زیرِ بارِ منتِ درباں ہو کس طرح
یہ فرض عاشقی سے نبھایا نہ جائے گا
بجلی کا بلب میں نے جلا کر اُسے کہا
''پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا''

نوحہ گر :

میری زباں سے کوئی بھی سنتا نہیں غزل
''حیراں ہوں سر کو پیٹوں کہ روؤں جگر کو میں''
مہدی حسن نہیں تو چلو ریشماں سہی
''مقدور ہو تو ساتھ رکھوں نوحہ گر کو میں''

امتحان :

کبھی جو امتحاں گاہیں تھیں اب وہ سیر گاہیں ہیں
عزیزانِ گرامی کو خدا جانے ہوا کیا ہے
انہیں اصرار ہے اب امتحاں میں ناظمِ اعلیٰ
ہر اک لڑکے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

مشورہ :

مجھکو کانوں کے معالج نے دیا یہ مشورہ
جو دوا میں لکھ رہا ہوں آج ہی پرچیز کر
کھانے پینے پر تو کوئی خاص پابندی نہیں
صرف پکا راگ سننے سے ذرا پرہیز کر

تکلیف :

یہ پوچھا ڈاکٹر نے مجھ سے میری نبض کو چھو کر
بتاؤ کھل کے کتنی اور کب تکلیف ہوتی ہے
کہا میں نے کہ جس دم آپ کو میں فیس دیتا ہوں
یقیں جانیں زیادہ مجھکو تب تکلیف ہوتی ہے

Purchase

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

پٹرول :

عاشقوں کو کر گئی بے بس گرانی کی ہوا
ان دنوں محبوب کا ہر قول مہنگا ہو گیا
سارے خودسوزی کے طالب سوچتے ہی رہ گئے
دیکھتے ہی دیکھتے پٹرول مہنگا ہو گیا

لوڈشیڈنگ :

کہہ دیا کل ایک لیڈر سے یہ ہم نے صاف صاف
آپ سے حالات ہرگز ٹھیک ہو سکتے نہیں
پیٹ میں روٹی نہ ہو تو نعرہ بازی ہے محال
جایئے ہم شاملِ تحریک ہو سکتے نہیں

تشفی :

چلائیں گے کوئی تحریک وصلِ یار کی خاطر
دلِ مضطر کو فرقت کے نہ صدمے جھیلنے دیں گے
رقابت کی تشفّی کے لئے یہ ہم نے سوچا ہے
نہ خود کھیلیں گے ان کو بھی نہ ہرگز کھیلنے دیں گے

فراغت :

مت پوچھ مجھ سے کارِ جہاں کی درازیاں
ہوں کار میں کبھی تو کبھی ہوں جہاز میں
ملتے ہیں مشکلوں سے فراغت کے پانچ وقت
حل کرتا ہوں میں اپنے مسائل نماز میں

گیس :

ہے مجھے گیس کی حاجت نہ ہے بجلی کی طلب
کوئی احسان کسی کا نہیں لینا پڑتا
میرے یاروں کے دلوں میں ہے سکونت میری
فائدہ یہ ہے کرایہ نہیں دینا پڑتا

بیداد :

ہر اک مشاعرے میں رہا مستقل مزاج
جولانیٔ کمال دکھاتا چلا گیا
بیداد زور و شور سے بڑھتی چلی گئی
میں بھی اسدؔ کلام سناتا چلا گیا

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

پرائی چیز :

بعدِ شادی اُڑ گئے بیوی کے ساتھ
جیسے یہ لڑکے ہوائی چیز ہیں
پہلے ہوتی تھیں پرائی لڑکیاں
آج کل لڑکے پرائی چیز ہیں

معذرت :

معذرت چاہی معالج نے اسدؔ
جو بڑا تھا ڈاکٹر ملتان کا
تجھکو ہے تکلیف بائیں کان میں
جب کہ میں ماہر ہوں دائیں کان کا

اُسترا :

ہر طرف رقیبوں کا جمگھٹا تو ہوتا ہے
کاروبارِ اُلفت میں یہ مزا تو ہوتا ہے
ہم نے یہ نہ سوچا تھا جب کٹی زباں اپنی
اس طرح کے کاموں میں اُسترا تو ہوتا ہے

خریداری :

صورتِ حالات کا مجھ سے رہا ہے اختلاف
دوستوں کی ناز برداری مرے بس میں نہیں
پہلے اظہارِ تمنا ہی مرے بس میں نہ تھا
اب لفافے کی خریداری مرے بس میں نہیں

گھی :

اِدھر نہ اسکی حقیقت اُدھر نہ وہ خالص
ترا خلوص بھی ہے دودھ اور دہی کی طرح
تجھے یہاں کہ دیارِ رقیب میں ڈھونڈوں
جھلک دکھا کے کہاں چھپ گیا ہے گھی کی طرح

علاج :

ہو رہا ہے یہ جو واویلا ملاوٹ کے خلاف
یوں بھی چیزوں سے ملاوٹ دور ہوتی ہے کہیں
کیجئے اے دوستو چہرے کے داغوں کا علاج
آئینہ دھونے سے چہرے صاف ہو سکتے نہیں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

خون کشی :

کچھ تو اپنے فرض سے غافل تھے اہلِ انصرام
اور کچھ اخلاصِ اہلِ شہر بھی خالص نہ تھا
ہوگئی ناکام اُسکی خودکشی صرف اس لئے
تھا اسدؔ عاشق بھی جعلی زہر بھی خالص نہ تھا

زلزلہ :

کر دیا تفریق نے ماحول کو زیر و زبر
ضرب میں شدت نہیں دم ہے فقط تقسیم میں
ڈگریوں میں بھی نہیں ہے اب وہ پہلی سی کشش
ایسا لگتا ہے ملاوٹ ہے کہیں تعلیم میں

خالص غذا :

شیخ صاحب نے کیا واقف ہمیں اس راز سے
چُھٹ گئی ہم سے ملاوٹ تو بکھر جائیں گے ہم
ابتدا سے آج تک خوراک ناخالص ملی
اب اگر خالص غذا کھائی تو مر جائیں گے ہم

اعتراض :

میں نے بعد از رُونمائی اُس ستم گر سے کہا
آپ کا جو باعثِ انکار ہے عقلی نہیں
میری پی-ایچ-ڈی کی ڈگری پر بجا ہے اعتراض
آپ کا یہ حسن بھی تو جانِ جاں اصلی نہیں

بینائی :

یہ بصارت سے زیادہ ہے بصیرت کا کمال
ظلمتوں سے مات جس نے آج تک کھائی نہیں
اُن بزرگوں کو ہلال عید آیا ہے نظر
جن کی آنکھیں ہیں مگر آنکھوں میں بینائی نہیں

صبر کا پھل :

اب کے بھی گزری ہماری عید یارو بے ثمر
کچھ نہ چکھا تلخیٔ کربِ مسلسل کے سوا
ہم بھلا بازار سے لیتے تو کیا لیتے اسدؔ
کوئی پھل سستا نہیں تھا صبر کے پھل کے سوا

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

عید :

گر یہی عالم گرانی کا رہا بازار میں
کس طرح گزرے گی پھر افلاس کے ماروں کی عید
اک دکاں پر کل یہ کوئی بات کہہ کر چل بسا
ہیں خریداروں کے روزے اور دکاں داروں کی عید

دعوتِ افطار :

مرے نزدیک ہی رہتے ہیں اپنے اک کرم فرما
وہ جب ملتے ہیں اپنی روزہ داری ہی جتاتے ہیں
اگرچہ صاحبِ موصوف روزے سے نہیں ہوتے
مگر ہر دعوتِ افطار میں وہ پائے جاتے ہیں

محبت :

محبت دونوں جانب ہے ولیکن مدعا دل کا
میں کیسے اس کو سمجھاتا وہ کیسے مجھ کو سمجھاتی
ہماری بالمشافہ گفتگو ہو بھی تو کیسے ہو
وہ اُردو سے ہے ناواقف مجھے انگلش نہیں آتی

تہذیبِ مغرب :

ختم ہوتا جا رہا ہے امتیازِ مرد و زن
یہ سراسر ہے اسدؔ تہذیبِ مغرب کا قصور
کل جو میں اِک ماہ وش سے پوچھ بیٹھا اس کا نام
ہنس کے فرمایا کہ کہتے ہیں مجھے عبدالغفور

علاج :

جب نہ پُرسانِ حال ہو کوئی
حرمتِ غم بحال کر جائیں
یہ بھی ہے اِک علاجِ بدحالی
پنشنر انتقال کر جائیں

اسلام پسندی :

یہ دنیا ہے چند دنوں کی آخر اِک دن مرنا ہے
اسی لئے میں آنے والے کل کی یاد میں رہتا ہوں
اس سے بڑھ کر اور مری اسلام پسندی کیا ہو گی
چھوڑ کے اپنے گاؤں کو اسلام آباد میں رہتا ہوں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

شوٹنگ :

ہدایت کار سے پوچھا کسی دن اک مصنف نے
مری تازہ کہانی کے عوض اب آپ کیا دیں گے
ہدایت کار نے اس شخص کو یہ ہنس کے فرمایا
زیادہ سے زیادہ ہم تمہیں شوٹنگ دکھا دیں گے

درماں :

نظامِ زر کے بارے میں کبھی سوچا نہیں ہم نے
تقابل اپنی بدحالی کا خوش حالوں سے کرتے ہیں
سمجھتے ہیں سرابوں کو ہم اپنی پیاس کا درماں
مداوا بھوک کا ہم بھوک ہڑتالوں سے کرتے ہیں

گھاس :

راستے بند ہیں در بند ہیں اور کان بھی بند
کس طرف حسرتِ دل جا کے نکالی جائے
بات آٹے کی نہیں اپنا مؤقف یہ ہے
کم سے کم ہم کو اسدؔ گھاس تو ڈالی جائے

نظامِ زندگی :

جو اپنا راستہ ہر گام پر بدلا تو کیا بدلا
وہی شام و سحر ہیں صرف گھر بدلا تو کیا بدلا
نظامِ زندگی تبدیل کرنے کی ضرورت ہے
نظامِ امتحاں تم نے اگر بدلا تو کیا بدلا

لاؤڈ اسپیکر :

ان کی خواہش ہے کہ اہلِ عرش بھی ہوں مستفیض
اپنی یہ خواہش دمِ تبلیغ شور و شر نہ ہو
خدمتِ اسلام شاید ہو نہیں سکتی اسدؔ
جب تلک مسجد میں کوئی لاؤڈ اسپیکر نہ ہو

سرمایہ :

قوم تو اس سے نہ کوئی فیض حاصل کر سکی
شعر کے پردے میں مخفی تھا خودی کا جو پیام
کیا خبر تھی شاعرِ مشرق کا سرمایہ اسدؔ
کام آئے گا وطن کے صرف قوّالوں کے کام

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

دہشت گرد:

میں کیا بتلاؤں کس کا ہاتھ ہے اس بربریّت میں
گلی کوچے اچانک کیوں یہاں ویران ہوتے ہیں
مِرا بچہ ہمیشہ پوچھتا رہتا ہے یہ مجھ سے
یہ دہشت گرد بھی کیا واقعی انسان ہوتے ہیں

بدنصیب:

کسی غریب کی بیٹی کی رخصتی پہ اسدؔ
یہ خوف ذہن سے میرے نہ ایک پل جائے
ہوس کی آگ بہت بدلحاظ ہوتی ہے
وہ بدنصیب کچن میں کہیں نہ جل جائے

اعلان:

خدا کے نام پر سادہ دلوں کو لُوٹنے والے
مآلِ ظلم انجامِ جفا سے کیوں نہیں ڈرتے
مساجد سے اسدؔ اموات کے اعلان سُن کر بھی
میں اکثر سوچتا ہوں ہم خدا سے کیوں نہیں ڈرتے

گانا:

سُنا تھا ہم نے جو بس میں وہ گانا یاد ہے اب تک
بتائیں کیا تصور میں کہاں فی الفور جا پہنچے
ہمیں اِک اور پھیرا پڑ گیا گانے کے چکر میں
اُترنا بھائی پھیرو تھا مگر لاہور جا پہنچے

تھانے لے چلیں:

چور جب پکڑا گیا گھر میں تو شاعر نے کہا
آؤ ہم اپنی تجھے غزلیں سنانے لے چلیں
چور نے ہنس کر کہا میں کوئی پاگل تو نہیں
اس سے بہتر ہے کہ مجھکو آپ تھانے لے چلیں

منصوبہ بندی:

سناؤں کس کو جا کر خوں کی ارزانی کا افسانہ
بتاؤ تو سہی آخر مری کس سے گزارش ہو
اسدؔ یہ حادثے جو ہو رہے ہیں روز سڑکوں پر
یہ در پردہ کہیں منصوبہ بندی کی نہ کوشش ہو

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

چندر بھان گیر :

زندگی میں اس قدر بے چارگی اچھی نہیں
دل میں ہر دم جذبۂ تدبیر ہونا چاہئے
صاحبِ توقیر ہونے سے تو کچھ ملتا نہیں
آدمی کو صرف چمچہ گیر ہونا چاہئے

راحول :

وہ سوچا بھی نہیں تھا نسلِ نو کے باب میں مَیں نے
جو منظر اے اسد اِک ہوسٹل کے میس میں دیکھا ہے
یہ تنظیم و عمل کا کون سا ماحول ہے جس میں
کُھلے پھرتے ہیں لڑکے کرسیوں کو باندھ رکھا ہے

درد :

یوں تو ہر درد مری جان بُرا ہوتا ہے
دانت کا درد مگر سب سے جدا ہوتا ہے
تجھکو تو دردِ محبت ہے تجھے کیا معلوم
دانت کا درد جو بڑھ جائے تو کیا ہوتا ہے

زخمی :

چُھپا بیٹھا ہوں اپنے گھر میں پچھلے چھ مہینوں سے
کہ اظہار و بیاں سے ماورا باہر کی صورت ہے
حفاظت میری جان و آبرو کی اُن سے کیا ہو گی
یہاں تو خود محافظ کو تحفظ کی ضرورت ہے

ملزم :

ناکردہ گناہوں کی سزا کاٹ رہا ہے
آزار جو دل میں ہے وہ چہرے پہ ہے مرقوم
یہ راز کسی کو نہیں معلوم کہ شوہر
ظالم نظر آتا ہے حقیقت میں ہے مظلوم

کرکٹ :

ہم تو اس بے روزگاری میں ہوئے خانہ بدوش
خار زارِ علم کی ہر اِک صعوبت جھیل کر
ایک وہ بھی ہیں کہ جو کوٹھی کے مالک ہو گئے
ایک سیزن ملک سے باہر کرکٹ کھیل کر

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

بستہ :

آ گیا ہے وقت بچوں پر کڑا
ہو گیا ہر گھر میں اِک جھگڑا کھڑا
کیوں نہ ہو تکلیف ماؤں کو اسدؔ
ہے پسر چھوٹا مگر بستہ بڑا

اصرارِ مسلسل :

یہ مری تکرار تھی اُس سے صنم میرے بغیر
زندگی پُر کیف گزرے گی یہ لازم تو نہیں
میرے اصرارِ مسلسل پر کہا اُس شوخ نے
تُو کہیں بیمے کے شعبے میں ملازم تو نہیں

انڈا :

ناشتہ کرتا ہوں میں اب بھی اُسی انداز سے
موڑ کر تھوڑی سی اپنی فکرِ ناداں کی لگام
خود فریبی اس سے بڑھ کر اور کیا ہو گی اسدؔ
میں نے انڈا رکھ دیا ہے اِن دنوں آلو کا نام

پلستر :

واقعہ یہ ہے کہ پچھلی رات کچھ امیدوار
کس قدر خوش رنگ دیواروں کا منظر کر گئے
گھر کے اندر کی زبوں حالی رہی ویسی مگر
گھر کے باہر اشتہاروں کا پلستر کر گئے

سفارش :

ہے بہت مشکل رسائی اِک سیاست کار تک
کیا کہوں اس مرحلے میں کتنی کوشش چاہئے
نوکری بھی یوں تو ملتی ہے سفارش سے مگر
ان سے ملنے کے لئے بھی اِک سفارش چاہئے

کرسی :

عجیب قوم ہے خود تو غریب ہے لیکن
جو مانگتا ہے اُسے اقتدار دیتی ہے
مشاہدہ ہے کہ دلدادگانِ کُرسی کو
چڑھا کے عرش پہ سیڑھی بھی کھینچ لیتی ہے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اندر دام:

اے مری محبوب ہے تیرے تحفظ کا سوال
ذہن میں کچھ وسوسے ہیں دل میں کچھ اوہام بھی
اور تو سب ٹھیک ہے لیکن رہے اتنا خیال
ہے یہاں تیری گلی میں اک مرا ہم نام بھی

ادم:

کوئی بھی موسم نہیں موزوں غریبوں کے لئے
بارشیں ارزاں ہوئیں تو آم مہنگے ہو گئے
سوچئے ان کے لئے بھی جو بھری برسات میں
آم کی تصویر سینے سے لگا کر سو گئے

صفائی:

دو دن میں شہریوں کی بھلائی تو ہو گئی
سڑکوں عمارتوں کی دھلائی تو ہو گئی
آنا تھا جس وزیر کو وہ تو نہ آ سکا
لیکن ہر اک گلی کی صفائی تو ہو گئی

چور:

مال تو سب لے لیا ہے میرا چشمہ تو نہ چھین
شرم کی رتی نہیں تجھ میں تُو کیسا چور ہے
چور نے چشمے کو آنکھوں پر لگا کر یہ کہا
میرے کام آئے گا میری بھی نظر کمزور ہے

بندۂ بے دام:

مالئے کا جوس بکرے کی کلیجی چار سیب
روز بیگم کھا رہی ہے ڈائٹنگ کے نام پر
ایک میں ہوں جس نے فاقوں سے کیا ہے وزن کم
ہو محبت کی نظر اِس بندۂ بے دام پر

نادان پیغام:

کیا بتائیں عشق میں کیا کام فرماتے رہے
درسِ اخلاق و مروت عام فرماتے رہے
وصل کے سارے مزے غیروں نے لوٹے اور ہم
صرف شغلِ نامہ و پیغام فرماتے رہے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

زبان اور :

لندن کی بہو جھنگ سے ہے ساس کا رشتہ
دونوں کے رواج اور ہیں دونوں کا جہاں اور
شوہر کے تحفظ کا سبب ہے تو یہی ہے
اماں کی زباں اور ہے بیگم کی زباں اور

کنڈیشنر :

یاد کرتے ہیں جبھی قائد کو اچھے نام سے
ہر برس ہوتی ہے اِک تعطیل ان کے نام پر
ایسے بھی کچھ رہبرانِ قوم ہیں جن کو یہاں
نغمۂ شادی کا ہوتا ہے گماں کہرام پر

خوشامد :

قدم قدم پہ ضروری ہے چاپلوسی بھی
نہیں یہ طور طریقہ حجاب میں شامل
رہا یہ حال تو کرنا پڑے گی مجبوراً
کوئی کتابِ خوشامد نصاب میں شامل

کرکٹ :

تمہارے واسطے مشکل ہے غم غلط کرنا
تمہارا دل غمِ فرقت میں مبتلا ہو گا
میں کُھل کے رو نہ سکا جب تو کھیل لی کرکٹ
''بچھڑ کے تم نے مگر مجھ سے کیا کیا ہو گا''

پلازہ :

ہے ان کی امیروں کے الیکشن میں ضرورت
اُٹھو مری دنیا کے غریبوں کو جگا دو
''اِس کھیت سے گر تم کو میسر نہیں روزی''
بہتر ہے یہاں کوئی پلازہ ہی بنا دو

حسنِ تواضع :

لذتِ کام و دہن کے ہوئے ساماں عنقا
مجھ سے تُو حُسنِ تواضع کا وہ اسلوب نہ مانگ
قیمت و قدرِ لفافہ میں اضافے کی قسم
''مجھ سے پہلی سی محبت مرے محبوب نہ مانگ''

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اسدؔ ان :

نئی قدروں کا ریلا روکنے سے رُک نہیں سکتا
نہ ہونا چاہئے جو وہ زمانہ کر گزرتا ہے
وہ کیا دن تھے کہ جب شاگرد استادوں سے ڈرتے تھے
مگر یہ وقت کہ استاد شاگردوں سے ڈرتا ہے

جزا و سزا :

اسدؔ عشق و رقابت کا مقدر تو ذرا دیکھو
وفا اسکو نہیں ملتی جفا اسکو نہیں ملتی
ملازم اور ملزم اجر سے محروم ہیں دونوں
جزا اس کو نہیں ملتی سزا اُس کو نہیں ملتی

پیغامِ وصال :

جس پہ ہوتا ہے مجھے حسنِ مروّت کا گماں
صورتِ حالات کی کوئی شرارت ہی نہ ہو
میں سمجھ بیٹھا تھا جاناں جسکو پیغامِ وصال
وہ تمہاری آنکھ جھپکانے کی عادت ہی نہ ہو

فٹ بال :

تھے کھلاڑی غیر اور فٹ بال پاکستان کے
اک تمسخر تھا اسدؔ یہ دیکھنے والوں کے ساتھ
کیا بگڑ جاتا اگر یہ صاحبانِ اختیار
بھیج دیتے کچھ کھلاڑی بھی جو فٹ بالوں کے ساتھ

دُعا :

بزرگ دوست سے میں نے کہا بصد رقّت
مجھے تمہاری دُعا کی بہت ضرورت ہے
ملا جواب کہ فی الحال یہ نہیں ممکن
کہ میرے پاس ابھی وقت ہے نہ فرصت ہے

شرط :

ہوا فیل کچھ سال وہ میٹرک میں
یہ اِک شرط کوہِ گراں بن چکی تھی
مگر جب کیا امتحاں پاس اُس نے
تو وہ پانچ بچوں کی ماں بن چکی تھی

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

رسمِ دنیا:

لبِ دریا ترا محسن جو ملا ہے تجھکو
دردمندی کے حوالے سے وہ مشہور بھی ہے
اُس نے احساں جو کیا ہے تو ڈبو دے اُس کو
''رسم دنیا بھی ہے موقع بھی ہے دستور بھی ہے''

قرض:

اپنی غربت کا سبب یاد آیا
طبعِ آباد تھی اب یاد آیا
اُن سے لینا تھا مجھے قرض اسدؔ
''جب وہ رخصت ہوئے تب یاد آیا''

نیکی:

پیار کا بدلہ پیار نہیں
یاروں کا شکوہ بے سود
''نیکی کر دریا میں ڈال''
یا پھر خود دریا میں کُود

الجھن:

اِک گداگر نے دیا یوں میری باتوں کا جواب
ہر کوئی الجھن میں آٹھوں پہر ہے میری طرح
دیکھئے تو ظاہری صورت ہے قدرے مختلف
سوچئے تو ہے امیرِ شہر بھی میری طرح

پابندی:

باعثِ رحمت ہے یہ قانون تو سب کے لئے
آپ کی اس میں نہ جانے کیوں رضامندی نہیں
شادیوں میں صرف کھانوں پر ہے پابندی مگر
شیخ جی بچوں کی پیدائش پہ پابندی نہیں

متروک:

اپنے بیٹے کو کہاں لے جاؤں درماں کے لئے
جو ضروری تھی یہاں وہ بھی دوا متروک ہے
اب تو لبّاجان سے کہتے ہیں بچے چیخ کر
گھر میں کیوں ہے جب سکولوں میں سزا متروک ہے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ڈکیتی :

ڈکیتی ہے یقیناً لُوٹنا دن رات لوگوں کو
یہ وہ صورت ہے جو ہم کو بہت تکلیف دیتی ہے
بڑھائی جا رہی ہے عید کے دن یہ جو مہنگائی
جو سچ پوچھو مری دانست میں یہ بھی ڈکیتی ہے

تنقید :

میں کارِ خیر کی تجویز جس دم پیش کرتا ہوں
جو اہلِ شہر ہیں اکثر مری تائید کرتے ہیں
مرا اللہ سمجھائے مرے ناداں رقیبوں کو
جو کرتے کچھ نہیں مجھ پر فقط تنقید کرتے ہیں

بچے :

فرض ہے یہ تو سڑک پہ چلنے والوں کا
کیوں ناحق گاڑی کی زد میں آتے ہیں
میں تو بس اس بات پہ یارو شاداں ہوں
میرے شہر میں بچے کار چلاتے ہیں

بارش :

کچھ نعتیں پڑھنے والوں کو دیکھا ہے اِک چینل پر
جن کے دل میں مال کمانے کی ہی خواہش ہوتی ہے
ایک زمانہ تھا اُن پر رحمت کی بارش ہوتی تھی
اب تو اُن پر کثرت سے نوٹوں کی بارش ہوتی ہے

تہوار :

سب دھرے کے دھرے رہ گئے مشورے
اپنی ضد پر مگر نوجواں ڈٹ گئے
ایک تہوار یوں بھی منایا گیا
کچھ پتنگیں کٹیں کچھ گلے کٹ گئے

سکوٹر :

ہمارے میرزا صاحب ہیں اپنے ملنے والوں میں
چلاتے ہیں سکوٹر وہ نہ جانے کن خیالوں میں
یہی دیکھا ہے ہم نے تو یہاں دو چار سالوں میں
سکوٹر ورکشاپوں میں تو صاحب ہسپتالوں میں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

عید:

عید کا دن کر رہا ہے مجھکو محرومِ قرار
ٹوٹتا جاتا ہے میری شادمانی کا خمار
یوں کھٹکتی ہے طلبگارانِ عیدی کی قطار
جسطرح کرکٹ کے میچوں میں مسلسل اشتہار

کرپشن:

صرف پولیس ہے یاں مُوردِ الزام مگر
کتنے شعبے ہیں جونظروں میں سماتے بھی نہیں
وہ اس انداز سے تکمیلِ ہوس کرتے ہیں
''صاف چُھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں''

سچ:

نہ بول سچ کہ خسارہ ہے سچ کے سودے میں
یہ وہ سبق ہے ملا ہے جو مجھکو ٹی وی سے
مشاہدہ ہے وہی کامیاب ہے شوہر
جو بولتا ہے سدا جھوٹ اپنی بیوی سے

ڈریور:

مسافروں کو بھروسہ نہیں ڈریور پر
سفر سے پہلے گنہ اپنے بخشواتے ہیں
جوازِ خوف وخطر کچھ نہیں ہے اس کے سوا
کہ میرے شہر میں اندھے بسیں چلاتے ہیں

طرزِ عمل:

خود وہ آزاد ہے ہر طرزِ عمل میں لیکن
ہم کو تقدیر کے پھندے میں پھنسا رکھا ہے
خود ہے ہر نعمتِ دنیا سے سرافراز مگر
شیخ نے مجھ کو دُعاؤں پہ لگا رکھا ہے

ازاد شہری:

اثر ہوتا نہیں مجھ پر کلامِ نرم و نازک کا
خدا کے فضل سے میں صورتِ فولاد شہری ہوں
مجھے حق ہے کروں پامال ٹریفک کے اصولوں کو
کہ میں اس سرزمینِ پاک کا آزاد شہری ہوں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

درندہ:

اے اسدؔ جتنے درندے بھی یہاں موجود ہیں
اور اِک ان میں اضافے کا ابھی امکان ہے
شیر چیتا اس کو چڑیا گھر میں ہونا چاہیے
ہم سے بھی مہلک درندہ آج کا انسان ہے

بُردباری:

کوئی پِسٹل نہیں میری تحویل میں
کوئی بندوق کوئی کٹاری نہیں
لوگ ڈرتے ہیں مجھ سے فقط اس لئے
مجھ میں تھوڑی سی بھی بُردباری نہیں

ڈگری:

کھاد بھی درکار ہے آب و ہوا کے ساتھ ساتھ
یہ نہ ہونے سے مرادوں کی کلی کھلتی نہیں
ایک ڈگری کے علاوہ اور بھی کچھ چاہیے
صرف ڈگری سے تو پیارے نوکری ملتی نہیں

ڈاکو:

اُس گھڑی شاید نگہبانِ گلستاں سو گئے
جب کوئی صیاد اُٹھ کر جانبِ گلشن گیا
سن رہا ہوں ایک ایسا شخص بھی ہے گھر سے جو
ڈاکٹر بننے چلا تھا اور ڈاکو بن گیا

کُتّے:

رخِ عشّاق مایوسی کی جانب موڑ رکھے ہیں
نہ جانے کتنے پیمانِ محبت توڑ رکھے ہیں
کوئی کاشانۂ محبوب تک پہنچے بھلا کیسے
کسی نے شہر میں ہر سمت کُتّے چھوڑ رکھے ہیں

آسیب:

پھول کو پاس سے دیکھیں تو شرر لگتا ہے
کسی آسیب کا گلشن پہ اثر لگتا ہے
نادہندہ ہی نہ ہو وہ بھی کہیں میری طرح
ہر معزّز کو مجھے دیکھ کے ڈر لگتا ہے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

مزاحیہ
غزلیات

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

o

جب سے اس نے مجھے داماد بنا رکھا ہے
رات دن گھر کی صفائی پہ لگا رکھا ہے

لٹنے والے تو ہیں خاموش نہ جانے کب سے
لوٹنے والوں نے پَر شور مچا رکھا ہے

پیاز کی شان میں ہو جائے قصیدہ کوئی
پیار کی بات نہ کر پیار میں کیا رکھا ہے

چشمِ بیدار سے اندیشۂ رسوائی ہے
اس لئے قوم کو رہبر نے سلا رکھا ہے

شہرِ دلدار میں اجلاسِ سگاں ہے شاید
''سنگ ہر شخص نے ہاتھوں میں اُٹھا رکھا ہے''

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

کل الیکشن میں کھڑا جس کو کیا تھا میں نے
آج اس نے مجھے چوکھٹ پہ کھڑا رکھا ہے

تم پہ مجھ سے بھی بُرا وقت ہے آنے والا
میں نے پہلے ہی یہ بچوں کو بتا رکھا ہے

بیٹھنے کا تو سلیقہ بھی نہیں ہے اس کو
تو نے جو شخص پجارو میں بٹھا رکھا ہے

O

شیخ رندوں کا طرفدار بھی ہو سکتا ہے
ہر بُرے کام پہ تیّار بھی ہو سکتا ہے

تم سمجھتے ہو کہ واعظ ہے خدا کا بندہ
وہ مگر بندۂ سرکار بھی ہو سکتا ہے

وصل بھی اس کا ضروری ہے مگر یاد رہے
کوئی سایہ پسِ دیوار بھی ہو سکتا ہے

تم ملاقات کی نیّت سے چلے ہو لیکن
یار کے در پہ سگِ یار بھی ہو سکتا ہے

اے دلِ زار ٹھہر آج وہ ہے سنگ بکف
ان کہی بات کا اظہار بھی ہو سکتا ہے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اس کے والد کی ہر اک شرط بجا ہے لیکن
سوچ لینا کہ وہ خرکار بھی ہو سکتا ہے

لڑکی والوں کا تو اقرار مسلّم ہے مگر
آپ کو دیکھ کے انکار بھی ہو سکتا ہے

چارہ گر کو نہ سنا اپنے مرض کا قصّہ
تیری باتوں سے وہ بیمار بھی ہو سکتا ہے

جس نے بازار میں کل جامِ قضا نوش کیا
وہ اسدؔ گھی کا خریدار بھی ہو سکتا ہے

O

کسی کی بے نیازی کی فراوانی نہیں جاتی
ہماری بات بزمِ یار میں مانی نہیں جاتی

اضافہ کس طرح ہو کوٹھیوں میں اور کاروں میں
یہی اپنے وزیروں کی پریشانی نہیں جاتی

بس اتنا یاد ہے مجھ کو کل اک ویگن سے اُترا تھا
اب اپنی شکل مجھ سے آپ پہچانی نہیں جاتی

مجھے لت پڑ گئی ہے روز اِک تازہ کرپشن کی
یہ وہ عادت ہے پیارے جو با آسانی نہیں جاتی

کسی امید پر ووٹر کسی کو ووٹ دیتا ہے
پھر اس کے بعد ووٹر کی پشیمانی نہیں جاتی

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

جو بنتی ہے تو کر دیتا ہے ان کو بدگماں مجھ سے
رقیبِ روسیہ کی خوئے شیطانی نہیں جاتی

مرے گھر میں اب ان کی تربیت کا ہے خدا حافظ
مرے بچوں کی جب تک اے اسدؔ نانی نہیں جاتی

o

وہ میرا بھٹہ بٹھا رہے ہیں میں ان کا بھٹہ بٹھا رہا ہوں
عجب ستم ہے کہ شاعروں کو میں یار اپنا بنا رہا ہوں

مجھے یقیں ہے کہ میری کاوش ہی خشک سالی کا ہے مداوا
جبھی تو منہ ڈال کر گھڑے میں، میں راگ ملہار گا رہا ہوں

ملال ہے مجھ کو گمرہی کا پہ رہبروں کی خوشی کی خاطر
میں اِک زمانے سے جلسہ گاہوں میں صرف نعرے لگا رہا ہوں

ہیں روسیاہی کے جو بھی اسباب ان سے ہوں آشنا ولیکن
میں اپنی بدصورتی کا الزام آئینے پر لگا رہا ہوں

اسدؔ گرانی سے کیف و مستی کی محفلیں سب اُجڑ گئی ہیں
وہ مجھ سے نظریں چُرا رہے ہیں میں ان سے دامن بچا رہا ہوں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

○

دوست بن کر بھی نہیں ساتھ نبھانے والا
وہی انداز ستم گر کا ہے تھانے والا

میں ہوں باتوں میں غریبوں کو پھنسانے والا
ہے کوئی مجھ کو الیکشن میں ہرانے والا

دوسرے ہاتھ سے وہ کچھ بھی تو کر سکتا ہے
دوست ہوتا نہیں ہر ہاتھ ملانے والا

رب نے ہر چیز اسے دی ہے بصارت کے سوا
بس مرے شہر میں جو بھی ہے چلانے والا

جیب کو دیکھ کے ہوتا ہے مریضوں کا علاج
کتنا ناداں ہے اسدؔ نبض دکھانے والا

○

آ رہا ہے اے مری محبوب دورِ احتساب
وگ اُتر جائے گی تیری اور مرے سر سے خضاب

کب تلک دیتے رہو گے تتلیوں کو تم فریب
کب تلک رکھو گے گل دانوں میں کاغذ کے گلاب

علم کی تحصیل کا یہ کون سا انداز ہے
دل میں ہے تصویرِ جاناں اور ہاتھوں میں کتاب

کچھ نہ پوچھو لڑکیاں تو خیر سے ہیں لڑکیاں
اب تو لڑکے بھی نظر آتے ہیں محتاجِ نقاب

اک طرف ٹی وی پریشانی کا باعث بن گیا
اک طرف بیوی کی آزردہ بیانی ہے عذاب

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

o

تو دل نہ سہی مِل[1] ہی لگانے کے لئے آ
آ کچھ تو یہاں چھوڑ کے جانے کے لئے آ

کس کس کو بتائیں گے لڑائی کا سبب ہم
یہ بات زمانے سے چھپانے کے لئے آ

دشنام سہی کچھ تو مراسم کا صلہ دے
رسم و رہِ دنیا ہی نبھانے کے لئے آ

میں نے تجھے سو بار چھڑایا ہے پُلس سے
تو بھی تو کبھی مجھ کو چھڑانے کے لئے آ

جیسے کہ تجھے آتے ہیں کھانے کے بہانے
ویسے ہی کسی روز کھلانے کے لئے آ

[1] Mill

o

ہم فراغت میں یہی کام کیا کرتے ہیں
پھاڑ کر اپنا گریبان سیا کرتے ہیں

فارغ اوقات میں کچھ کام بھی کرتے ہیں رقیب
اور ہم صرف مقدر کا گلہ کرتے ہیں

جن کی قسمت میں بجز آب و ہوا کچھ بھی نہیں
ان کا مہمان جو آ جائے تو کیا کرتے ہیں

جب سے کاغذ نے گرانی کا لبادہ اوڑھا
ہم ترا نام درختوں پہ لکھا کرتے ہیں

غم کے اظہار میں شاید کوئی گڑ بڑ ہے اسدؔ
میرے رونے پہ یہاں لوگ ہنسا کرتے ہیں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

یہ گندم کے لئے جو ہر جگہ فریاد و نالہ ہے
مجھے محسوس ہوتا ہے کہیں گڑ بڑ گھٹالہ ہے

رقیبوں نے بھی کچھ اس بات کو اتنا اُچھالا ہے
یہ جیسے قحط سالی ہی نہیں ہے قحط سالہ ہے

یقیناً قصر و ایواں کے مکیں یہ جانتے ہوں گے
اسی گندم نے ہی آدم کو جنت سے نکالا ہے

زن و زر گو ازل سے اِک سراپا آزمائش ہیں
مگر گندم نے بھی انسان کو مشکل میں ڈالا ہے

مٹاؤں بھوک میں اِک گندمی چہرے کو تکنے سے
یہی گندم کی کم یابی کا میں نے حل نکالا ہے

اسدؔ یہ بارشیں وہ بھی مسلسل اور بے موسم
یہ سب پچھلی حکومت کی شرارت لامحالہ ہے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

O

کیسے کیسے راستوں میں دل کو ترسانا پڑا
اک کلو آٹے کی خاطر دور تک جانا پڑا

اس توقع پر کہ وہ روٹی کھلائیں گے ضرور
اب کے بھی ہم کو فریبِ رہبراں کھانا پڑا

ہم کو اپنے دیس میں سب کچھ میسّر ہے مگر
پھر بھی سب کچھ ہم کو باہر ہی سے منگوانا پڑا

جھوٹ سے وہ ہو گیا سب کی نظر میں سُرخرو
اور ادھر سچ بولنے پر مجھ کو پچھتانا پڑا

موت آساں ہے مگر ہے قبر کا ملنا محال
سوچ کر یہ خودکشی سے مجھ کو باز آنا پڑا

وہ بھی روئی دیکھ کر مجھ کو شبِ اوّل بہت
مجھ کو بھی صورت پہ اپنی غور فرمانا پڑا

اپنے اِک حاسد پڑوسی کو جلانے کے لئے
عید کے دن مجھ کو اپنے گھر میں ممیانا پڑا

پوچھتا پھرتا ہوں سب سے اپنی بربادی کے بعد
قہرِ سیلابِ بلا کو کس کے گھر جانا پڑا

آخری سجدہ گراں نکلا اسدؔ میرے لئے
مجھ کو کل مسجد سے جوتوں کے بغیر آنا پڑا

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

o

ہماروں اور تمہاروں کو بڑی تکلیف ہوتی ہے
گرانی ہو تو ساروں کو بڑی تکلیف ہوتی ہے

کوئی لیڈر یہاں جب بات کرتا ہے کرپشن کی
تو اکثر اہلکاروں کو بڑی تکلیف ہوتی ہے

انہیں جس دم کرائے پر مکاں کوئی نہیں دیتا
تو پھر اس دم کنواروں کو بڑی تکلیف ہوتی ہے

کوئی باذوق جب محفل میں مجھ کو داد دیتا ہے
تو اکثر میرے یاروں کو بڑی تکلیف ہوتی ہے

اسدؔ میں جب کبھی بیگم سے ہنس کر بات کرتا ہوں
تو اس کے رشتہ داروں کو بڑی تکلیف ہوتی ہے

o

ایک اِک لمحے کو اپنے رائیگاں کرتے رہے
زندگی بھر ہم ثنائے افسراں کرتے رہے

بہرِ منصب رہنما اور ہم زیاں کرتے رہے
وہ وہاں کرتے رہے اور ہم یہاں کرتے رہے

دل کے داغوں کا کسی کو بھی نہیں آیا خیال
ٹھیک ہم اِک دوسرے کی بس زباں کرتے رہے

کچھ تو ہم جاری بیاں کرتے رہے شام و سحر
کچھ کمی پوری ہمارے ترجماں کرتے رہے

وہ اُدھر ملتان میں ظلم و ستم ڈھاتا رہا
ہم اِدھر لاہور میں آہ و فغاں کرتے رہے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

جیسے جیسے بانگ اپنی بے اثر ہوتی گئی
ہم اکٹھی دوسروں کی مرغیاں کرتے رہے

قیس سے اپنی رقابت کی تشفی کے لئے
والدِ لیلیٰ کو ہر دم بدگماں کرتے رہے

بس یہی شرمندگی ہی ہم کو لے ڈوبی اسدؔ
جو نہ کرنا تھا برائے دوستاں کرتے رہے

o

عجب انصاف ہے لیلیٰ کو بس سمجھایا جاتا ہے
مگر مجنوں کو اہلِ شہر سے پٹوایا جاتا ہے

امیروں کے لئے جو باعث اعزاز ہوتی ہے
غضب اس بات پر مجرم مجھے ٹھہرایا جاتا ہے

سلوک اس سے نہ جانے کس طرح ہوتا ہے مغرب میں
یہاں تو آم بیت الغسل میں ہی کھایا جاتا ہے

رقیب اور میں ہی وہ دو شخص ہیں گُلرو کی محفل میں
اُسے بہلایا جاتا ہے مجھے ترسایا جاتا ہے

ہمارے دفتروں میں گر کسی اُلّو کی حاجت ہو
تو وہ اُلّو دیارِ غیر سے منگوایا جاتا ہے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اگرچہ مجھ سے کم تر ہے مگر پی آر ہے اس کی
جہاں میں جا نہیں سکتا مِرا ہمسایا جاتا ہے

پتہ چلتا ہے انکم گوشوارے دیکھ کر ان کے
بڑے لوگوں میں بھی کچھ عجز یارو پایا جاتا ہے

گُلوکارہ کا خوش الحان ہونا غیر لازم ہے
اسدؔ اب گیت سنوایا نہیں دکھلایا جاتا ہے

o

بھلکڑ ہوں غمِ دل کا فسانہ بھول جاتا ہوں
میں اکثر ہجر میں آنسو بہانا بھول جاتا ہوں

میں اکثر امتحاں میں ڈالتا رہتا ہوں اوروں کو
پر اپنے آپ کو میں آزمانا بھول جاتا ہوں

بتا دیتا ہوں سب کچھ اپنے ہمرازوں کو میں لیکن
پتہ اس شوخ کے گھر کا بتانا بھول جاتا ہوں

ہوس کی دل کشی تو یاد رہتی ہے بہر لمحہ
مگر اس راہ میں آتا ہے تھانہ بھول جاتا ہوں

ترانوں کے لئے مخصوص ہے یہ سرزمیں اپنی
جبھی تو اس میں مَیں گندم اُگانا بھول جاتا ہوں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

حماقت دیکھئے کرتا ہوں نیکی سب سے ہی لیکن
مَیں دریا میں چھلانگ اکثر لگانا بھول جاتا ہوں

یہ میرے ساتھ اکثر سانحہ ہوتا ہے ہوٹل میں
بہ ہنگامِ فراغت بل چکانا بھول جاتا ہوں

جواں بیٹے کے معمولات نظروں میں کھٹکتے ہیں
مگر اپنی جوانی کا زمانہ بھول جاتا ہوں

کوئی بے پردہ بی بی گر نظر آجائے رستے میں
خصوصاً اس گھڑی نظریں جھکانا بھول جاتا ہوں

مِرے محبوب کو اس دم پُلس منگوانا پڑتی ہے
میں جس دم یار کی محفل سے جانا بھول جاتا ہوں

مِرے بارے میں تب سب کو بڑی تشویش ہوتی ہے
اسدؔ جب دوستوں کو میں ہنسانا بھول جاتا ہوں

O

گرفتارِ عیادت کو شفا اچھی نہیں لگتی
میں وہ بیمار ہوں جس کو دوا اچھی نہیں لگتی

نہ جن کو ڈوبنا ہو وہ ڈبو دیتا ہے ان کو بھی
یہی بس اِک ادائے ناخدا اچھی نہیں لگتی

بدل کر رکھ دیا ہے ذائقہ اپنا ملاوٹ نے
یقیں کیجے کہ اب خالص غذا اچھی نہیں لگتی

حقیقت ہے کہ جس دن سے بڑھے ہیں نرخ بجلی کے
اسی دن سے مجھے وہ مہ لقا اچھی نہیں لگتی

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

مرے محبوب کو مطلوب ہے اِک کار اور کوٹھی
یہی اس شوخ کی شرطِ وفا اچھی نہیں لگتی

تفکّر بھی اسدؔ لازم ہے لیکن تیرے چہرے پر
مجھے سنجیدگی پیارے ذرا اچھی نہیں لگتی

o

جیب میں پیسے بغل میں یار ہونا چاہیے
اور وہ دن لازماً اتوار ہونا چاہیے

ڈاکٹرنی کا اسیرِ زلف ہونے کے لئے
آدمی کو کچھ نہ کچھ بیمار ہونا چاہیے

اتفاقاً حضرت واعظ بھی ہیں اس بزم میں
آج کچھ ذکرِ لب و رخسار ہونا چاہیے

غنڈہ گردی راس آ جائے تو پھر کیا بات ہے
بس ذرا اس کام میں ہشیار ہونا چاہیے

اُن کو بھی پکڑیں کہ جو ہیں اس گرانی کا سبب
یہ تماشا بھی سرِ بازار ہونا چاہیے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

مشورہ اِک شخص نے مانگا تو میں نے یہ کہا
آپ کے بیٹے کو ٹھیکیدار ہونا چاہیے

سامنے آئے تو روئے جیل جائے تو ہنسے
دوستو لیڈر کو بھی فنکار ہونا چاہیے

جس جماعت میں ہوں شامل اے اسدؔ جاگیردار
تم کو اس کا حاشیہ بردار ہونا چاہیے

o

شعر گوئی دل کا وہ سامان ہے
جس طرح کمرے میں روشندان ہے

لب میں شیرینی تکلّم میں نمک
قُرب اُس کا گویا دسترخوان ہے

جسکو ہونا چاہیے دربار میں
وہ بچارا آج کل دربان ہے

وہ پری پیکر نہ کیوں ہو گرم خُو
نام شمسہ اور گھر ملتان ہے

بدنصیبی دیکھئے میرا رقیب
مردِ صحرائی سمندر خان ہے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

پیش کرتے تھے جو ہدیہ جان کا
آج کہتے ہیں کہ حاضر پان ہے

دھجیّاں اُڑنے لگیں تنخواہ کی
ہے گرانی یا کوئی طوفان ہے

ہے خوشامد کامرانی کی کلید
اور پھر یہ کام بھی آسان ہے

یہ تو آثارِ قیامت ہیں اسدؔ
دستِ بیگم میں مِرا دیوان ہے

o

(غالبؔ سے معذرت کے ساتھ)

ترے اندر مروڑ سا کیا ہے
آخر اس درد کی دوا کیا ہے

قرض خواہ ہوں تمہارا یار نہیں
کاش پوچھو کہ مدّعا کیا ہے

ہم ہیں قلّاش اور وہ زردار
یا الٰہی یہ ماجرا کیا ہے

مجھ کو نزلہ ہوا تو یہ جانا
ابر کیا چیز ہے ہوا کیا ہے

گوشے گوشے میں ہے پُلس موجود
پھر یہ ہنگامہ اے خدا کیا ہے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

o

جو کہہ رہے ہیں کھلاؤ کہ عید کا دن ہے
اُنہی سے مجھ کو بچاؤ کہ عید کا دن ہے

کچھ اعتبار نہیں اپنی پسلیوں کا مجھے
مجھے گلے نہ لگاؤ کہ عید کا دن ہے

مِرے لئے تو ملاوٹ کا ہے یہی موقع
نہ اس عمل سے ہٹاؤ کہ عید کا دن ہے

شکارِ عید ہوں ناحق گلے نہ پڑ جاؤں
مِرے قریب نہ آؤ کہ عید کا دن ہے

کہاں سے لاؤ گے تم قوّتِ خرید اسدؔ
نہ دوستوں کو بلاؤ کہ عید کا دن ہے

o

جب قمرؔ نامی حسینہ پر نظر کرتا ہوں میں
اپنے دل میں عزمِ تسخیرِ قمر کرتا ہوں میں

جب کبھی میرا نظامِ ہضم ہوتا ہے خراب
لازماً اس روز رکشے میں سفر کرتا ہوں میں

بھیجتا ہوں اس کے گھر کچھ مرغیاں منگل کے روز
اس طرح یارو دلِ افسر میں گھر کرتا ہوں میں

سوچتا ہوں اب گراں ہیں شہر میں شیر و شکر
اس لئے احباب کو شیر و شکر کرتا ہوں میں

میری بیوی تو مِرے اشعار اب سنتی نہیں
اس لئے ٹی وی پہ تشہیرِ ہنر کرتا ہوں میں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

وہ سراپا ناز آئے گا کبھی تو بام پر
اس لئے اسکی گلی میں شور و شر کرتا ہوں میں

میرے ہاتھ آ جائے شاید کوئی شاخِ سیم و زر
طے دیارِ غیر کی ہر رہگذر کرتا ہوں میں

مجھ کو تو اِک نوٹ بھی اُن پر نظر آتا نہیں
جب ابوظہبی کے پیڑوں پر نظر کرتا ہوں میں

o

ہم تو کرتے ہی نہیں تکرار اُٹھتے بیٹھتے
پھر بھی ہیں وہ درپے آزار اُٹھتے بیٹھتے

اپنی ہے بس التجا فی الحال یہ ممکن نہیں
ان کو یہ ضد ہے کریں ہم پیار اُٹھتے بیٹھتے

یار کا جلوہ وہاں سے بھی نہ حاصل ہو سکا
اُس کے بدلے گر گئی دیوار اُٹھتے بیٹھتے

تھی خریدارانِ گھی کی اس قدر لمبی قطار
اس میں اکثر ہو گئے بیمار اُٹھتے بیٹھتے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اپنے میکے میں ہے بیگم اس لئے بے غم ہوں میں
میرے گھر میں یوں نہ ورنہ یار اُٹھتے بیٹھتے

اس میں شاید ہو کہیں تنخواہ بڑھنے کی خبر
پڑھتا رہتا ہوں اسدؔ اخبار اُٹھتے بیٹھتے

o

یہ ضروری تو نہیں قیس کی تقلید کریں
شہر موجود ہیں کیوں جا کے بیاباں میں مریں

مجھکو ابلیس نے کل رات کہا چپکے سے
اپنے کرتوت کے الزام مرے سر نہ دھریں

عشقِ جاناں ہے اگر باعثِ بیماریٔ دل
غم گساروں کی ہدایات سے پرہیز کریں

کیا ملا شہرِ سخن میں تمہیں فاقوں کے سوا
شاعری چھوڑیئے اب اور کوئی کام کریں

اب پشیماں ہیں اسدؔ پیار کی شادی کر کے
ہے کبھی ساس سے جھگڑا کبھی بیگم سے ڈریں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

o

سب کسانوں کو ہے شکوہ کھاد نے مروا دیا
اور مجھکو کثرتِ اولاد نے مروا دیا

امتحاں میں ان کے گیس میں سے نہیں آئے سوال
یہ گلہ لڑکوں کو ہے استاد نے مروا دیا

دے دیا اس کو ستم گر نے اداکاری کا نام
پیشِ افسر نالہ و فریاد نے مروا دیا

ہر قدم پر جھڑکیاں تم یہ کرو وہ مت کرو
ساس کی تنقید نے داماد کو مروا دیا

جیل بھجوایا گیا ہوں گاہے پٹوایا گیا
مجھکو میری فطرتِ آزاد نے مروا دیا

اُس نے تو مرنا ہی مرنا تھا مگر افسوس ہے
مفت میں شیریں کو بھی فرہاد نے مروا دیا

ہے کمر میں درد چہرے پر ہیں زخموں کے نشاں
اُس گلی میں دوستوں کی داد نے مروا دیا

نرم و نازک ہوتے ہوتے میری بیوی چل بسی
اُس کو فٹ نس کی جدید ایجاد نے مروا دیا

جو بھی میں کہتا ہوں اس پر خود عمل کرتا نہیں
اے اسدؔ مجھکو مرے ارشاد نے مروا دیا

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

○

اس کا ہر انداز دل پر صورتِ نشتر لگا
آج اِک دفتر کا چپڑاسی مجھے افسر لگا

جس کا میک اَپ کھینچ لیتا تھا مجھے اپنی طرف
اس کو اصلی شکل میں دیکھا تو مجھکو ڈر لگا

ان فضاؤں میں کہیں سے آ بھی سکتا عقاب
جانِ من نوٹوں کے اپنے آپ کو مت پَر لگا

کر رہے ہیں نقل اک دوجے کی سب چھوٹے بڑے
ڈارون کو اس لئے شاید بشر بندر لگا

میں نے دیکھا عدل کا جب سر قلم ہوتے ہوئے
دستِ منصف میں مجھے اُسکا قلم خنجر لگا

رکھ لیا ویگن کے ہچکولوں نے واعظ کا بھرم
پے بہ پے اگلی سواری سے جب اسکا سر لگا

وہ تغافل کیش ممکن ہے کوئی خط بھیج دے
کم سے کم اِک اور پھیرا میرے نامہ بر لگا

وہ اگر لٹھا بھی پہنیں تو وہی کمخواب ہے
میرا ریشم بھی مرے احباب کو کھدّر لگا

اِک طرف شوہر کا والد اک طرف زوجہ کی ماں
دو سیاسی ٹولیوں کے شور کا منظر لگا

ہائے فیشن اُس نے ٹائی ٹانک لی ساڑھی کے ساتھ
اے اسدؔ اب تُو بھی اپنے کوٹ کو جھالر لگا

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

O

پیروں کے مکاں اور نگر اور طرح کا
اپنا تو یہ سب کچھ ہے مگر اور طرح کا

تشخیص کوئی کر نہ سکا میرے مرض کی
شاید ہے مرا دردِ جگر اور طرح کا

تعلیم کا چرچا ہے مرے شہر میں ہر سُو
پھر کیوں ہے مرا لختِ جگر اور طرح کا

ظلمت کو ضیا کیسے کہوں میں کہ خدا نے
بخشا ہے مجھے ذوقِ نظر اور طرح کا

مسکن ہیں خرابات و حرم شیخ کے دونوں
ظالم ہے ادھر اور اُدھر اور طرح کا

جو شوکتِ دستار کا محتاج نہیں ہے
ہوتا ہے مری جان وہ سر اور طرح کا

اقبالؔ کی تعلیم خودی اور طرح کی
ہے قوم کا معیار مگر اور طرح کا

کھانے کا بٹر اور ہے سائل سے یہ کہہ دو
افسر کو لگانے کا بٹر اور طرح کا

پُر درد نواؤں کا اثر ہو بھی تو کیسے
اُس بُت کا ہے دل اور جگر اور طرح کا

مل جاتی ہیں بازار سے نسخے کے مطابق
لیکن ہے دواؤں میں اثر اور طرح کا

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

O

صرف ہیں ہمدردیاں اپنی زبوں حالوں کے ساتھ
ہم بھی شامل ہو گئے ہیں دیکھنے والوں کے ساتھ

گوری رنگت نے ہمیشہ آپ کو دھوکا دیا
ہو سکے تو کیجئے اب دوستی کالوں کے ساتھ

اب مٹن حسرت سے تکتا ہے مرے منہ کی طرف
رشتۂ کام و دہن جب سے بڑھا دالوں کے ساتھ

دیکھئے خوشنودیٔ زوجہ اگر مطلوب ہے
دوستو رکھئے بنا کر سالیوں سالوں کے ساتھ

ڈاکوؤں چوروں لٹیروں سے جو ہوتا تھا سلوک
ہو رہا ہے اب وہ رشوت خور خوشحالوں کے ساتھ

اب فقط اللہ تعالیٰ سے تحفظ مانگئے
کیا ملے گا باندھ کر تارِ یقیں تالوں کے ساتھ

شیخ جی فرصت میں اکثر اپنا بہلاتے ہیں دل
فون پر پردہ نشینوں کی غلط کالوں کے ساتھ

نسلِ نو نے جب کیا ان کی غزل پر اعتراض
لڑ پڑے مہدی حسن ڈسکو کے متوالوں کے ساتھ

ایسے شاعر بھی ہیں جن کے گردنوں تک بال ہیں
شاعری کا ربط ہو گا کچھ نہ کچھ بالوں کے ساتھ

اے اسدؔ میں پھر بھی آ جاتا ہوں اُن کے دام میں
آتے رہتے ہیں جو ہر نت نئے جالوں کے ساتھ

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

زمانہ کار کا ہے اور ہم بیکار بیٹھے ہیں
جبھی تو دُور ہم سے سارے رشتہ دار بیٹھے ہیں

سدا اِک دوسرے کے ہم مخالف ہی رہے دونوں
جو ہم اِس پار بیٹھے ہیں تو وہ اُس پار بیٹھے ہیں

قیامت ہے کہ بابو روز کہہ دیتا ہے سائل سے
چلے جاؤ کہ میٹنگ میں ابھی سرکار بیٹھے ہیں

جو اُس دلدار نے ہم کو کبھی گُلدان مارا تھا
بنا کر ہم اُسی کو یادگارِ یار بیٹھے ہیں

جو بہر بالغاں مخصوص ہے اُس فلم کی خاطر
سنیما میں ہمارے بھی تو برخوردار بیٹھے ہیں

دوا خالص نہیں ملتی انہیں بھی ہاسپٹل میں
معالج ہیں مگر وہ کیا کریں بیمار بیٹھے ہیں

یقیں فرمایئے جب سے بڑھی ہیں قیمتیں مے کی
کئی میخوار ہاتھوں میں لئے نسوارِ بیٹھے ہیں

ہمارے ساتھ اُس بُت کا رویہ ایسا ویسا ہے
کھڑے ہیں اسکی محفل میں مگر اغیار بیٹھے ہیں

اسدؔ بیگم سے خلوت میں کہا اِک نادہندہ نے
"تجھے اٹھکیلیاں سوجھی ہیں ہم بیزار بیٹھے ہیں"

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

o

جب سے میں مقبول ہوا ہوں ان کی مست نگاہوں میں
اِک ہلچل سی مچی ہوئی ہے میرے سب بدخواہوں میں

اہلِ زر کُھل کھیل نہ سکتے عیش و طرب کی مستی میں
ہے لاریب ملاوٹ کوئی ناداروں کی آہوں میں

کیسے گھر کو لوٹ کے ڈاکو لمحوں میں رُوپوش ہوئے
گرچہ پُلس کھڑی ہوتی ہے شہر کے سب چوراہوں میں

ایک وطن کے باسی ہیں ہم ایک خدا کے بندے ہیں
کھیل رہے ہیں دہشت کا کیوں کھیل عبادت گاہوں میں

چھوڑیں اب یہ دنیا داری درویشوں کے پاس چلیں
دیکھ لیا ہے بیٹھ کے ہم نے نوابوں ذی جاہوں میں

o

سنا ہے گھپ اندھیرا ہے اِدھر پچھلے محلّے میں
یہ صورت ہو تو مصروفِ دُعا ہونا ضروری ہے

یقیناً بلب روشن کر ہی دیں گے بلدیہ والے
پر اس سے قبل یاں اک حادثہ ہونا ضروری ہے

ہمارے دیس میں اب تک نہ یہ بھی طے ہوا ہم سے
ضروری کیا نہیں ہے اور کیا ہونا ضروری ہے

کسی عنواں تعلق ہے اگر حکّامِ بالا سے
تو پھر ہر انجمن میں آپ کا ہونا ضروری ہے

انہیں کل رات گھر آنے کی دعوت بعد میں دینا
مگر پہلے علاجِ واپڈا ہونا ضروری ہے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اگر بھولے سے گھر میں میرا رشتے دار آ جائے
مری بیگم کا اُس دم سیخ پا ہونا ضروری ہے

شفا اتنی ضروری بھی نہیں اسکے کلینک میں
کہ جتنا ڈاکٹر کا بل ادا ہونا ضروری ہے

اگر شاعر ہے تقریبِ سخن میں داد کا طالب
تو اس کا خوش گلو شیریں نوا ہونا ضروری ہے

نہیں ہے ان کی نظروں میں ضروری قوم کی خدمت
مگر قومی الیکشن میں کھڑا ہونا ضروری ہے

اگر سیرت نہیں ہے پھر بھی رشتہ ہو ہی جائے گا
اسدؔ لڑکی کا لیکن مہ لقا ہونا ضروری ہے

o

جب سے وہ کسٹم میں نوکر ہو گیا
ہندسہ دو کا بہتّر[۷۲] ہو گیا

مجھ کو پڑھ لکھ کر پشیمانی ملی
وہ جو ان پڑھ تھا منسٹر ہو گیا

جو پڑھایا ہی نہ تھا استاد نے
وہ سبق لڑکوں کو ازبر ہو گیا

دخترِ مالک پہ ڈورے ڈال کر
آدمی شوفر سے شوہر ہو گیا

میں نے جب افسر کی مٹھی گرم کی
پل میں وہ شاہیں کبوتر ہو گیا

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

o

سیٹھ انکم ٹیکس کے چکّر میں چکرایا گیا
اپنی عشرت گاہ سے وہ جیل بھجوایا گیا

ملک کو بھی تو کسی صورت چلانا ہے حضور
وہ نکلوانا ضروری تھا کہ جو کھایا گیا

اُس نے ہر چھوٹے بڑے تاجر کی آنکھیں کھول دیں
سیٹھ کے بارے میں جو ٹی وی پہ فرمایا گیا

سوچتا ہوں اب پکاروں میں انہیں کس نام سے
جو یہاں ہیں اور باہر جن کا سرمایہ گیا

اپنے جس فرزند کو کل رات سب ڈھونڈا کیے
وہ کسی ہوٹل میں ویڈیو دیکھتے پایا گیا

o

ہو گئے زیرِ بار ہم جیسے
یعنی تنخواہ دار ہم جیسے

مژدۂ وصل یار اوروں کو
کشتۂ ہجرِ یار ہم جیسے

مرغ و ماہی غذا امیروں کی
کھا رہے ہیں اچار ہم جیسے

شہر میں ہر طرف گرانی کا
ہو رہے ہیں شکار ہم جیسے

وہ تو گنتے ہیں سرخ نوٹ مگر
اور اختر شمار ہم جیسے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

بھوک ہڑتال روز کرتے ہیں
ایک دو تین چار ہم جیسے

کر رہے ہیں وہاں بھی فاقہ کشی
کچھ غریب الدیار ہم جیسے

چار بوندوں میں ہو گئے سرشار
اے اسدؔ میگسار ہم جیسے

o

نہ پوچھو قیس نے حاصل وہاں کیسے رسائی کی
سگِ لیلیٰ سے اُس نے سب سے پہلے آشنائی کی

فراقِ ہیر میں مُرلی بجاتا رہ گیا رانجھا
یری پیکر کے گھر والوں نے ایسی کارروائی کی

پرانے دَور کے عشاق بھی کس درجہ سادہ تھے
کھڑی کرتے رہے خود آپ دیواریں جدائی کی

نتیجے میں فقط کمبخت کے سر سے لہو نکلا
پہاڑوں میں میاں فرہاد نے ناحق کھدائی کی

وہ کب تک شاعری سنتی کچھ اُس کے بھی تقاضے تھے
سمجھ میں آ رہی ہے بات اُسکی بے وفائی کی

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

بہت خوش ظرف ہیں اغیار سے ہرگز نہیں لڑتے
یقیں کیجے ہمیشہ ہم نے اپنوں سے لڑائی کی

ہماری درحقیقت کھال ہی اُس دن اُترتی ہے
ہمارے دیس میں تو عید ہوتی ہے قصائی کی

جو تھے سب اشتعال انگیز لیڈر صاف بچ نکلے
پُلس نے اِک ہجومِ نعرہ زن کی جب پٹائی کی

تھا کچھ انداز ہی ایسا کہ میّت کھلکھلا اُٹھی
دمِ تکفیں اسدؔ کیا بات ہے تیری دہائی کی

O

جب میں نے اس کی دید کو مقصد بنا لیا
میرے رقیب نے مِرا چشمہ چُرا لیا

رہنے لگے ہیں لوگ بھی اب اسلحہ بدوش
میں نے بھی اپنی ذات کا بیمہ کرا لیا

محسوس یہ ہوا کہ وہ مجھ سے ہے ہم کلام
حالانکہ وہ غریب چباتی تھی چھالیہ

جانِ سفر ہو ساتھ تو یکساں ہیں سب مقام
لاہور ہو وہ کوہ مری ہو کہ پھالیہ

بیوی کو میکے بھیج کے ایسے ہیں باغ باغ
سر کر لیا ہو جیسے اسدؔ نے ہمالیہ

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

O

نہ اب آنے کا موسم ہے نہ اب جانے کا موسم ہے
کرائے بڑھ گئے آرام فرمانے کا موسم ہے

چمن میں قحطِ گُل ہے اور وطن میں لوڈ شیڈنگ ہے
نہ یہ بلبل کا موسم ہے نہ پروانے کا موسم ہے

کبھی ماضی میں تھی حُسنِ عمل کی رُت مگر اب تو
عوام الناس کو باتوں سے بہلانے کا موسم ہے

جناب شیخ کی تقریر سن کر یوں لگا جیسے
مسلمانوں کو یہ آپس میں لڑوانے کا موسم ہے

ہوا ایسی چلی ہے بے حسی کی قتل و غارت کی
کہ جیسے آج کل دنیا میں دیوانے کا موسم ہے

طبیعت کیوں نہ مچلے دیکھ کر زہرہ جبینوں کو
یہی تو حضرت ناصح کو سمجھانے کا موسم ہے

نہیں ہے شاہراہوں پر کوئی بھی پوچھنے والا
بسوں کا ویگنوں کاروں سے ٹکرانے کا موسم ہے

وصالِ یار ممکن ہی نہیں ہے اس گرانی میں
خیالِ یار ہی سے دل کو بہلانے کا موسم ہے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

O

دلوں میں جاگزیں موجِ رقابت ایک جیسی ہے
رقیبِ روسیہ اور میری حالت ایک جیسی ہے

تمیزِ آدمیت کا زمانہ لد گیا یارو
کہ اب انسان اور حیواں کی قیمت ایک جیسی ہے

جدا ہے ظاہر و باطن امیروں اور فقیروں کا
کمائی میں مگر دونوں کی نیّت ایک جیسی ہے

ہیں نسلِ نو کے آپس میں روّیے مختلف لیکن
انہیں اپنے بزرگوں سے شکایت ایک جیسی ہے

نہ جانے ایک جیسی کیوں نہیں ہیں خواہشیں سب کی
ہر اِک انسان کی جبکہ ضرورت ایک جیسی ہے

ازل سے آج تک دونوں ہیں وقفِ بار برداری
یہاں مزدور اور شوہر کی قسمت ایک جیسی ہے

وہ نوٹس واپڈا والوں کا ہو یا نامۂ دلبر
یقیں کیجے کہ دونوں کی عبارت ایک جیسی ہے

نہیں ہے فرق کوئی شعبدہ گر اور لیڈر میں
انہیں فنِ تماشا میں مہارت ایک جیسی ہے

جدا انداز ہیں ڈاکہ زنی کے اے اسدؔ لیکن
ڈکیتی کے لئے سب کو سہولت ایک جیسی ہے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

o

وہ جفا گر مجھ پہ کل اِک مہربانی کر گیا
کوک کی بوتل پلا کر پانی پانی کر گیا

رفتہ رفتہ آپ مرتے جا رہے ہیں سب غریب
وقت کا ریلا مداوائے گرانی کر گیا

اس کی اِک وعدہ خلافی سے ہے ہر منظر لہو
یہ ستم کشمیر پر اِک آنجہانی کر گیا

یوں پرانی دوستی کا رکھ لیا اُس نے بھرم
نام میرے کار وہ اپنی پرانی کر گیا

خانہ آبادی کے دکھلا کر نرالے سبز باغ
اور اِک احسان وہ مجھ پر زبانی کر گیا

o

صرف اپنے شہر کی آب و ہوا خالص نہیں
اب تو لوگوں کے گھروں کی بھی فضا خالص نہیں

اس لئے ملتا نہیں ہے ہم کو منزل کا سراغ
راہرو خالص ہیں لیکن رہنما خالص نہیں

یوں تو اصل و نقل دونوں ہیں نظر کے سامنے
پر نہیں معلوم کیا خالص ہے کیا خالص نہیں

اب تو تعویذوں سے ممکن ہے مریضوں کا علاج
ڈاکٹر اکثر ہیں جعلی اور دوا خالص نہیں

ہے یہی تشویش کیا ہو گا مآلِ نسلِ نو
جو اُسے دی جا رہی ہے وہ غذا خالص نہیں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اس لئے لڑکے بگڑتے جا رہے ہیں اور بھی
اپنے استادوں کا اندازِ سزا خالص نہیں

میں بھی زندہ ہوں ابھی تک شاعری کے ساتھ ساتھ
میری بیگم کی یقیناً بددعا خالص نہیں

o

وہ قاتل ہیں مگر چارہ گری کی بات کرتے ہیں
مہینہ جون کا ہے فروری کی بات کرتے ہیں

یہ نیّت کی نہیں ہے صرف پیسے کی خرابی ہے
وہ اک شادی کے بعد اب دوسری کی بات کرتے ہیں

ہے یہ تھوڑی بہت اپنے گزارے کے لیے کافی
ہم ان سے اِک نگاہِ سرسری کی بات کرتے ہیں

چڑیل اک میری کٹیا میں جو پہلے تھی سو اب بھی ہے
مرے احباب جانے کس پری کی بات کرتے ہیں

مزاح و طنز کا جب تذکرہ ہوتا ہے محفل میں
تو اربابِ ظرافت جعفریؔ کی بات کرتے ہیں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

o

لوگ تو کاروبار کرتے ہیں
عشق بے روزگار کرتے ہیں

اور تو ان سے کچھ نہیں ہوتا
شادیاں چار چار کرتے ہیں

سچ تو یہ ہے مرے محلے میں
چوریاں چوکیدار کرتے ہیں

وہ نہیں آپ کے تصور میں
کام جو اہلکار کرتے ہیں

دین کے نام پر اسدؔ کیا کیا
دین کے ٹھیکیدار کرتے ہیں

o

تھا کہاں کا اور کہاں سے مل گیا
محتسب پیرِ مغاں سے مل گیا

پوچھتے ہیں میری بیوی سے سبھی
تجھ کو یہ پاگل کہاں سے مل گیا

جس مسافر کا تھا نیّت میں فتور
وہ ہمارے کارواں سے مل گیا

چاہئے تھا اِک شکستہ دل اسے
وہ کباڑی کی دکاں سے مل گیا

خود فریبی کا کوئی نسخہ اسدؔ
لے لیا مجھ کو جہاں سے مل گیا

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

o

اُڑا کر لے گئی اُن کو سیاست کی ہوا باہر
عوام اپنے وطن میں ہیں مگر ہیں رہنما باہر

ہماری محفلوں میں اب وہ رونق ہو تو کیسے ہو
خدا کی شان سب کے سب ہیں اپنے ہمنوا باہر

کوئی موجِ بلا شاید مجھے لے جائے ساحل تک
میں غوطہ زن ہوں دریا میں مگر ہے ناخدا باہر

مرے چارہ گرو کرنے دو بد پرہیزیاں مجھ کو
ہیں ٹانگیں قبر میں لیکن ابھی ہے سر مرا باہر

اسدؔ ہے میرے گرد و پیش میں ایسی زبوں حالی
کہ جیسے ہے خدانخواستہ میرا خدا باہر

اردو کتب خانہ
URDUKUTABKHANAPK.BLOGSPOT

lukutabkhanapk.blogs

یونہی بیٹھے بٹھائے زندگی دُوبھر نہ ہو جائے
محبت میں جگر کا درد دردِ سر نہ ہو جائے
تری باتوں میں شیرینی فزوں تر ہوتی جاتی ہے
مجھے ڈر ہے اسدؔ تجھ کو کہیں شوگر نہ ہو جائے